صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 25 اپریل 2011ء بمطابق 21 جمادی الاوّل 1432 ہجری سہ پہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ O وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ O بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا O وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ O إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ O صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ۔

(ترجمہ): بامراد ہوا جو شخص (قرآن سن کر خبائث عقائد واخلاق سے) پاک ہو گیا۔ اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا۔ (مگر اے منکرو تم آخرت کا سامان نہیں کرتے بلکہ) تم دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو۔ حالانکہ آخرت (دنیا سے) بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے۔ (اور یہ مضمون صرف قرآن ہی کا دعویٰ نہیں بلکہ) یہ مضمون اگلے صحیفوں میں بھی ہے۔ یعنی ابراھیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں (پس زیادہ تر مؤکد ہوا)۔

و آخِرُ الدَعَوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : مفتی کفایت اللہ صاحب سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 63۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال جی شته؟

مفتی کفایت اللہ: او خو وزیر صاحب نشته جی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: کہاں ہیں ایریگیشن منسٹر صاحب؟ جی آجائیں نا۔ سوال جی بتائیں۔

* 63 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبے کو آبپاشی کی مد میں پانی کی اشد ضرورت ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں انفراسٹرکچر نہ ہونے کی وجہ سے زمیندار ضرورت کے مطابق پانی کے استعمال سے قاصر ہیں، نیزیہ بتایاجائے کہ صوبہ مزید کتنے عرصے کیلئے پانی کے انفراسٹرکچر سے محروم رہے گا، مذکورہ انفراسٹرکچر کیلئے مرکزی حکومت کے ساتھ اٹھائے گئے اقدامات اور ہونے والے اجلاسوں اور خط وکتابت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبہ میں آبپاشی کا باقاعدہ انفراسٹرکچر نہ ہونے کی وجہ سے صوبہ خیبر پختونخوا 1991 کے Water Accord کے مطابق اپنے حصے کا پانی حاصل نہیں کر سکا ہے۔ اس ضمن میں وفاقی حکومت کو بار بار درخواست کی گئی کہ صوبہ میں آبپاشی کے منصوبوں کیلئے مالی امداد دے تاکہ صوبہ اپنے حصے کے پانی کو صحیح معنوں میں استعمال کر سکے اور اپنی زرعی اجناس میں اضافہ کر کے خوراک میں خود کفیل ہو سکے۔ چند ایسے آبپاشی کے منصوبے جن کو پی ایس ڈی پی میں شامل کیا گیا ہے، کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) CRBC First Lift:

اس منصوبے کو واپڈا پایہ تکمیل تک پہنچائے گا اور اس کو مالی سال 11-2010 کے پی ایس ڈی پی (عوامی ترقیاتی پروگرام) میں شامل کیا گیا ہے جس پر مرکزی حکومت کی منظوری کے بعد کام شروع کیا جائے گا۔

(2) Baizai Irrigation Scheme:

اس منصوبے پر مالی سال 10-2009 میں کام کا آغاز ہو چکا ہے، اس منصوبے کیلئے 80% مالی امداد وفاقی حکومت اور 20% صوبائی حکومت دیتی ہے۔

(3) Raising of Baran Dam and Construction of Tochi Baran Link Canal in Bannu District:

باران ڈیم منصوبے کے تحت تقریباً 170000 ایکڑ رقبہ زیر کاشت تھا جو کہ ڈیم میں ریت، مٹی بھر جانے کی وجہ سے اپنی افادیت کھو چکا ہے اور اس کے ذریعے جو زمین زیر کاشت تھی، اس میں 80% زمین بنجر ہو چکی ہے۔ اس منصوبے کے جائزاتی مراحل (Feasibility study) پر کام جاری ہے۔ اس منصوبے کو وفاقی حکومت کی مالی امداد کے تحت مکمل کیا جائے گا جس کی بدولت تقریباً 160000 ایکڑ زمین دوبارہ زیر کاشت لائی جائے گی۔

(4) Remodeling of Warsak Canal System:

اس منصوبے کے تحت موجود انفراسٹرکچر کو مزید بہتر بنایا جائے گا اور نہر میں پانی کا بہاؤ تقریباً دگنا ہو جائے گا جس کی بدولت مزید رقبہ زیر کاشت آئے گا۔

(5) Leftover area from Pehur Canal feasibility in progress:

اس منصوبے کے جائزاتی مراحل یعنی فزیبلٹی سٹڈی کے مکمل ہونے کے بعد منصوبے پر کام شروع کیا جائے گا جس سے مزید تقریباً 20000 ایکڑ زمین زیر کاشت لائی جائے گی۔ مذکورہ بالا آبپاشی کے منصوبوں میں بعض پر کام جاری ہے اور بعض پر وفاقی حکومت کی منظوری کے بعد کام کا آغاز ہو گا۔ ان ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے بعد صوبہ خیبر پختونخوا اپنے حصے کا باقیماندہ پانی استعمال کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

مفتی کفایت اللہ: اس میں میرا ضمنی کوسچن ہے جی، ضمنی کوسچن یہ ہے کہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ صوبے میں پانی کی کتنی ضرورت ہے اور انفراسٹرکچر نہ ہونے کی وجہ سے پانی جو ضائع ہو رہا ہے، وہ کتنا نقصان ہو رہا ہے؟ تو انہوں نے مجھے یہ جواب نہیں دیا، میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ یہ بتائیں گے کہ ہمارے پاس انفراسٹرکچر آ جائے تو ہم اتنا پانی کا نقصان پورا کر سکتے ہیں تو صوبہ ہمارا زرعی ہے اور اس میں انفراسٹرکچر موجود نہیں ہے اور محکمہ ایریگیشن صرف یہ نہیں کہ پرویز خٹک صاحب کی بات ہے، پہلے سے اس پر کوئی ایسی Pursuance نہیں کر رہا جس سے مرکز سے پیسے لیے جائیں اور ہم باقاعدہ طور پر ایک زرعی اور آبپاشی والا صوبہ ڈیکلیئر ہو جائیں، تو وہ سوال جو میں نے پوچھا تھا وہ تو اس کے اندر نہیں ہے، البتہ جو انہوں نے تفصیل دی ہے تو وہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے مطابق نہیں ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، سپلیمنٹری۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان، فرسٹ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زما کوئسچن دا دے جی چه کومے اوبه مونږ نه استعمالوؤ او پنجاب خپل نهرونه زیات لاندے کوی، لګیا دے، هغوی ئے استعمالوی چه د هغے مونږ څه Claim کړے دے که نه دے کړے جی او هغه مونږ فیډرل ګورنمنټ سره Take up کړے دے که نه دے کړے ؟

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ اگر مرکزی حکومت خاطر خواہ جواب یا خاطر خواہ سکیمیں، انفراسٹرکچر نہیں بنا رہی ہے تو کیا صوبائی حکومت اس سلسلے میں کوئی غور کر رہی ہے کہ اپنی طرف سے کوئی سکیم بنادے؟

Mr. Speaker: Honourable Minister for Irrigation, please.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تین تو پورے ہو گئے ہیں، کوئی بہت ضروری ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جناب، بہت سا پانی سمندر میں جارہا ہے ہمارا۔

جناب سپیکر: نہیں، لودھی صاحب کا۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، فیڈرل گورنمنٹ اگر کسی ڈیم کیلئے سینکشن نہیں دے رہی ہے یا ایلوکیشن نہیں کر رہی ہے تو صوبائی گورنمنٹ کا کوئی پروگرام ہے کہ یہ جو پانی ضائع ہو رہا ہے، اس کو Stock کرنے کیلئے؟

جناب سپیکر: اچھا۔ جی اسرار اللہ خان صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ سی آر بی سی فرسٹ لیفٹ کینال کا ذکر ہے، آپ کو سر یاد ہوگا، 20 فروری 2010 کو اس پر بحث ہوئی تھی، سی ایم صاحب نے یہاں پر ہمیں ایشورنس بھی دی تھی، جو منسٹر صاحب تھے ہمارے پی اینڈ ڈی کے، انہوں نے بھی کہا تھا کہ وہ ECNEC کے ایجنڈے پر ہے، یہاں پر سر آ رہا ہے کہ جس پر مرکزی حکومت کی منظوری کے بعد کام

شروع کیا جائیگا تو کیا یہ پھر غلط بیانی نہیں ہے کہ یہ کہا گیا تھا کہ وہ منظوری ہو چکی ہے، اب یہ ہے کہ جب وہ منظوری دینگے تو ہم کام کرینگے ؟

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر اریگیشن، پلیز۔ یہ سی آر بی سی کا ذرا بڑا اوہ ہے، اس پر پہلے بولیں، کیا ہے، کیا پوزیشن ہے ؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر صاحب، زما په خیال د صوبائی حکومت ارادے هم ښه دی او نیت ئے هم ښه دے لیکن چه کوم حالات دلته دی، کله راسے چه د فیډرل گورنمنټ صوبو کښے د فنډ تقسیم اوشو نو د کال راسے مونږ ته هغه فنډونه بند شوی دی، د هغے وجے نه کافی مونږ ته مشکلات دی، حالانکه دا چه د کومو اوبو د صوبے کوم شیئر دے، د دے مطابق دا سکیمونه دا CRBC First Lift، Baizai Irrigation، Link Canal District Bannu، Remodeling of Warsak Canal System او Leftover area، دیکښے جی بایزئ باندے کار شروع دے، تقریباً Completion کښے دے نو څه اوبه به مونږ د هغے نه Cover کړو۔ Warsak Remodeling چه کوم دے، هغے ته جی 545 بلین منظوری شوی دی، Consultancy پکښے شروع ده، په دوه درے میاشتو کښے به انشاء اللّٰه تعالیٰ په هغے باندے ټینډر، کارروائی شروع شی چه دا ورسک کینال څه اوبه واخلی نو څه شیئر به زمونږ هلته کښے کنټرول شی لیکن باقی دا درے واړه سکیمونه چه دی دا Federal funded schemes او د اسرار خان خبره صحیح ده چه سی آر بی سی په باره کښے وزیر اعظم صاحب هم اعلان کړے وو، بیا مونږ ته دا هم اطلاع راغله چه یره هلته نه Approval هم اوشو لیکن تر اوسه پورے انتظار دے، هغه ورځ مونږ ټول، پارلیمانی پارټی موجوده وه او صدر صاحب سره هم مونږ دا خبره کړے وه چه دا لفټ ایریگیشن د ډی آئی خان ډیر Important دے د دے صوبے د پاره، د صوبے د مستقبل یو واحد ذریعه ده چه دیکښے به زمونږه پیداوار کیږی نو صدر صاحب هم هغه کیس Take up کړو چه یره Further به زه په دے خبرے کوم نو که دا درے څلور پینځه سکیمونه Complete شی نو مونږ به هغه خپل شیئر مکمل کړے شو او که دا Complete نه شو نو بیا زمونږ د هغه شیئر مسئله به موجود وی۔ څنګه چه زمونږ دے ورور خبره اوکړه چه یره د دے اوبو تاسو څه Claim کړے دے ؟ او، زه چه کله صوبائی وزیر

جوړ شوم د ایریګیشن نو ما په دویمه دریمه میاشت باندے هغه کیس تیار کړے وو او هغه د اوبو ریټ مو اچولے وو او هغه مونږ سمری چیف منسټر صاحب ته واستوله، چیف منسټر صاحب فیډرل ګورنمنټ ته دا Claimاستولے دے او هر شپږ اته میاشتے پس دوباره مونږ خطونه او لیټرز پرے استوؤ چه یره دا زمونږ Claim دے ، بشیر خان هم ناست دے ، کله چه داسے د صوبائی مسئلو میټنګز وی نو که تاسو په هغے کښے Put upکړو چه دا زمونږ د اوبو شیئر یا فنډ هم راکړئ د هغے په بدل کښے یا د هغے په بدل کښے مونږ ته پیسے راکړئ چه مونږ په هغے باندے دا کینال جوړ کړو، د هغے نه اربونو روپئ جوړیږی، هغه هم یو لاره جوړیدے شی، څه رنګه چه مونږ د بجلئ Claimکوؤ نو دغه پوزیشن دے سپیکر صاحب، که څوک-----

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>:جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اودریږه، فرسټ موؤر۔ جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: میں وزیر صاحب کی ذاتی وجاہت سے شرمندہ بھی ہوں لیکن میں جو پوچھ رہا ہوں، انفراسٹرکچر میں کسی ڈیم کی بات نہیں کر رہا،انفراسٹرکچر کے میرے علم کے مطابق یہ معنی ہیں کہ آپ کا زائد پانی کتنا ہے،آپ کا کم پانی کتنا ہے،اس کا سٹوریج کیا ہوگیا، کس طرح آپ اس کو جمع کریں گے ؟ یہ ایک بہت بڑا پلان ہوتا ہے،اس میں پورے صوبے کی ضرورت سامنے رکھی جاتی ہے۔اگر سیلاب آتا ہے تو ہم پانی کہاں سٹور کرینگے اور اگر سیلاب نہیں آتا اور پانی کم پڑتا ہے تو ہم ان زمینوں کو پانی کیسے دینگے ؟ یہ پورا انفراسٹرکچر ہوتا ہے،اس کی طرف توجہ نہیں ہے، نہ جواب میں توجہ دی گئی ہے۔ ہم بہت زیادہ غریب صوبہ ہیں اور ہم خودکفیل ہو سکتے ہیں خوراک میں، ہمیں باہر سے گندم نہیں منگوانا پڑے گی لیکن جب اس کی طرف توجہ ہی نہیں ہے، میں اس کے بارے میں پوچھ رہا ہوں، مجھے اس کا جواب نہیں دیا جارہا ہے، میں اس پر افسوس کر رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ثاقب اللہ خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>:جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: اودریږه هغه، ولے تسلی اونه شوه ستاسو؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، چه څنګه منسټر صاحب اووئیل چه فیډرل ګورنمنټ سره پینځه شپږ میاشتے هغه خط و کتابت کوی لګیا دے، نه Claim ملاویږی او زمونږ اوبه هم دا سے پنجاب استعمالوی، زما ریکویسټ به دا وی چه یو خو انټر پراونشل چه کوم، څنګه منسټر صاحب اووئیل، هغوی د Take up کړی او بل د هاؤس د طرف نه د هم یو ریزولیوشن منسټر ډرافټ کړی چه اوشی جی چه هغه مونږ Take up کړو، دا خو زمونږ حق دے جی، هغه پنجاب استعمالوی جی۔ ډیره مهربانی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، Council of Common Interest-----

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جہاں حکومت اس مسئلے کو Council of Common Interest میں لے جانے کا ارادہ رکھتی ہے جناب سپیکر، یہ بڑی سیریس بات ہے کہ ایک طرف تو ہمارا دس ہزار کیوسک جس سے تقریباً دس لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے، وہ اجارہ اور دوسرے لوگ استعمال کر رہے ہیں ہم اس کا پوچھتے بھی نہیں ہیں کہ اس کے Return کا ہم پوچھیں، ٹھیک ہے Verbally پوچھا ہوگا، میٹنگ میں پوچھا ہوگا لیکن Council of Common Interest ایک ایسا ادراہ ہے کہ جس میں آپ اس ایشو کو Raise کریں تاکہ اگر آپ کے پانی کو استعمال کریں تو کم از کم اس کا Return تو دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی اس کا جواب میاں صاحب! آپ دینگے۔ میاں صاحب صوبائی رابطہ کے وزیر ہیں تو اس کا جواب وہ دینگے۔ انفراسٹرکچر کا پہلے آپ وہ دے دیں جی، میاں افتخار صاحب

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ ایک منٹ ذرا یہ ہو جائے۔ جی، میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ډیره مهربانی جی۔ تاسو رشتیا خبره یو خو د چشمه رائټ بنک کینال خبره چه دلته کومه اوشوه، د هغے په حواله باندے که تاسو ته یاد شی نو زمونږ صوبے ته مرکز وئیلی وو چه یو سکیم راکړئ نو په یو سکیم کښے وزیر اعلیٰ صاحب هم هغه ورکړے دے نو پکار دا ده چه د دے د پاره هم لار اوتاکلے شی۔ د آئی پی سی په دغه کښے دوئ خو چونکه په خپله ذریعه کړے دے، ما ته د کیس جوړ کړی، زمونږ خپل میټنګ دے، بالکل هلته به ئے هم

اوړو او موږ به ئے په سی سی آئی چه کوم دے ، ما هم یو میټنګ Attend کړے دے ، هغه هم داسے فورم دے چه په هغه ځائے کښے فیصله کول ډیر آسان دی خو انټر پراونشل کوآرډینیشن خاص د دے د پاره دےچه موږ ټولے صوبے کښینو او خپلے مسئلے حل کړو نو که دوئ ماته دا کیس جامع را کړو نو یقیناً چه دا کوم میټنګ راځی نو په دیکښے به ئے خا مخا موږ هلته ډسکس کړو۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی، دا 'کوئسچنز آور' دے ، نور ډیبیټ ترینه نه سازوؤ۔ اریگیشن منسٹر صاحب! انفراسٹرکچر پہ نوٹس دے دیں یا آپ وہ کریں تاکہ ۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، اس پر پھر بحث کیلئے میں نوٹس دونگا، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کر لیں کر لیں، جو مرضی ہے، بالکل لے آئیں۔ مفتی صاحب کا جو کوسچن ہے کہ اس کا صحیح جواب نہیں آیا، انفراسٹرکچر۔۔۔۔۔

وزیر آبپاشی: میاں صاحب ته خو به موږ خپل دا ټول سکیم واستوؤ او زه خپله پوهه نه شوم چه د کوم انفرا سټرکچر خبرے کوئ تاسو ؟

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب! څه غواړئ تاسو ؟ هغه نه بیا هیره شوه۔

مفتی کفایت اللہ: میں جی بہت ادب سے عرض کر رہا ہوں، یہ جو دریا جہاں سے بہتے ہیں، ان پر پہلا قانونی اور شرعی حق ان لوگوں کا ہوتا ہے جس علاقے سے وہ گزرتا ہے۔ پھر یہ پانی جاتا ہے، ان سے زائد ہوتا ہے تو دوسرے لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ دریائے سندھ یہاں سے گزرتا ہے، جب یہ یہاں سے گزرتا ہے تو ہماری ضرورت پورا کرکے وہ دوسرے صوبے کو جائے گا نا جی، اب انفراسٹرکچر اس بات کا اہتمام کرتا ہے کہ ہم کس طرح اپنے صوبے کی ضرورت کو پورا کریں؟ اس کے بعد پھر ہمارا زائد پانی وہ استعمال کریں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا، اب تو ایسا ہے کہ ہماری ضرورت کا پانی بھی وہ استعمال کرتے ہیں جو ہمیں کم پڑتا ہے، ہمیں نقصان ہوتا ہے تو وہ استعمال کر لیتے ہیں۔ انفراسٹرکچر کے معنی یہ ہیں کہ پورا پلان ہوتا ہے، ماسٹر پلان جس میں صوبے کی ضرورت کو پورا کیا جائیگا، اس کی زمینوں کو سیراب کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک۔ پرویز خان خٹک صاحب! اب تو مفتی صاحب نے فتویٰ دے دیا ہے کہ شرعی حق بھی آپ کا ہے تو اس پر کیا کہیں گے آپ، جب فتویٰ شرعی حق کا بھی آگیا تو اب کیا کہتے ہیں؟

وزیر آبپاشی: باقی مفتی صاحب بتائیں۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب څه وائی ؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! جس وقت یہ Water Accord ہوا تھا، اس وقت ہم نے ڈیمانڈ کیا تھا کہ 11000 کیوسک پانی ہمارا پنجاب اور سندھ استعمال کر رہا ہے مہربانی کر کے ہمیں پانی، جب Accord ہو گیا تو ہمارا حق ہے کہ ہمیں پانی دیں۔ اس وقت ہمیں یہ کہا گیا آپ کے پاس چینلز نہیں ہیں، نہریں نہیں ہیں تو پانی آپ نہیں لے جا سکتے۔ ہم نے اس وقت بھی ان کو کہا کہ آپ ہمارا پانی استعمال کر رہے ہیں، ہمیں اس کے پیسے دیں تو اس کیلئے ہمارا جھگڑا چل رہا ہے، جیسا کہ ہمارے منسٹر صاحب نے کہا ہے اور چینلز کیلئے ہم نے جو ریکویسٹ کی ہوئی ہے، Already ہم نے ایک ریزلیوشن بھی لکھی ہوئی ہے، میں گنڈا پور صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ آج آپ سے ریکویسٹ کر کے، پرائیویٹ ممبر ڈے ہے، ہم وہ ریزلیوشن بھی پاس کرتے ہیں کہ ہمیں مہربانی کر کے، جب ہمارے ساتھ پرائم منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ فرسٹ لفٹ کینال چشمہ جو ہے، وہ ہمیں Permission دیں تو جب وہ ہمیں ملے گی تو ہم وہ پانی استعمال کر سکیں گے Otherwise ہمارے پاس چینلز نہیں ہیں، ہم کیسے استعمال کریں، اس کیلئے ہمارا حق ہے کہ ہم ان سے پیسے طلب کر سکتے ہیں جو کہ ہم نے کیا ہے اور پھر بھی دوبارہ، بار بار کہتے رہے فیڈرل گورنمنٹ سے کہ ہمیں مہربانی کر کے جو پانی آپ استعمال کرتے ہیں اسی کے وہ پیسے ہمیں دیں۔

Mr. Speaker: Ji, Mufti Kifayatullah Sahib, Next Question, next question.

مفتی کفایت اللہ: نہ جی، میں۔۔۔۔

Mr. Speaker: This is over, this is over.

مفتی کفایت اللہ: Detailed discussion کیلئے اگر ہاؤس کی کمیٹی کے سپرد کریں تو وہاں تفصیلی بات ہو جائیگی، یہ تو صوبے کے مفاد کی بات ہے، کوئی سیاست تو نہیں ہے اس میں۔

جناب سپیکر: نہیں، کمیٹی میں وہ کیا۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: کمیٹی میں میں تفصیل سے بتاؤنگا جی، اس دن میں غازی بروتھا گیا تھا جی، جہاں سے غازی بروتھا میں سپیکر صاحب، پانی شروع ہوتا ہے، وہاں دریائے سندھ بالکل خشک ہو گیا جی اور سارا پانی پنجاب میں گر گیا۔ یعنی ہمیں بہت مسائل، اگر آپ اس کو ریفر کریں وہاں کمیٹی میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی کمیٹی میں کچھ نہیں ہوگا، رزلٹ اس کا کچھ نہیں آتا۔ اگر کوئی ڈیبیٹ کرنا چاہتا ہے، اس پر بات کرنا چاہتا ہے تو یہ فورم ہے۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں وہ کمیٹی تو آپ کی بنائی ہوئی ہے، پارلیمنٹری کمیٹی، ایوان کی بنی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کو بہت Limited scope تک آپ لے جا رہے ہیں۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، کمیٹی میں ختم نہیں ہوتی ہے یہ بات جی، یہ اس کی دوسری قسط مل جائیگی ہمیں، دوسری قسط مل جائیگی۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، اس وقت جس وقت غازی بروتھا کی ہمیں بریفنگ مل رہی تھی، میں اس وقت ایریگیشن منسٹر تھا، اس وقت ہم نے اس کی مخالفت کی تھی کہ غازی بروتھا سے ہمارا پانی وہ استعمال کرینگے اور اس سے بجلی بنے گی، ہمیں جو تکلیف ہو گی اس کا کون ذمہ دار ہوگا؟ اس وقت بھی ہمیں یہ کہا گیا کہ آپ نہ کالاباغ مانتے ہیں، نہ غازی بروتھا مانتے ہیں، آپ پاکستان سے دشمنی کرتے ہیں، آپ ڈیم بنانے کی اجازت نہیں دیتے۔ جیسے یہ فرما رہے ہیں، میں ان کے ساتھ Hundred Percent agree کرتا ہوں کہ ہمارا پانی Divert کر کے انہوں نے پھر غازی بروتھا میں ڈیم ڈال کر، پھر ہمیں سندھ کے دریا میں سے پانی دیا ہے جس کی وجہ آج ہمارا اتنا بڑا سیلاب ہے کہ ہمارے نوشہرہ میں جو تباہی ہوئی ہے، اسی وجہ سے کہ ہمارا جو پانی ہے نوشہرہ کے دریا کے ساتھ جب مکس ہوتا ہے تو آپ دیکھیں کہ ایک سفید پانی اور ایک پانی Silt سے بھرا ہوا ہے، جب سفید پانی Divert ہو گیا تو Silt جو ہے، Granule اس میں جمع ہوتا ہے اور Reaction کرتا ہے تو ہم کالاباغ کی اس لئے Revive کرنا نہیں مانتے تھے کہ نوشہرہ ڈوب جائے گا۔ یہ جو آپ فرما رہے ہیں، ہم ان کے ساتھ Hundred percent agree کرتے ہیں، اس وقت بھی زیادتی ہوئی ہے اور یہ ہمارے ساتھ زیادتی یا ظلم ہے، اس پر ہم جتنا زیادہ سے زیادہ احتجاج کر سکتے ہیں ہم کرنے کیلئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں جی، اس پر زیادہ زور دے دیں، یہ لفٹ ایریگیشن کینال جو ہے ادھر کا، اپنا پانی۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: سوال وہاں وزیر اطلاعات کے پاس سے منتقل ہوا، وہاں سینئیر منسٹر صاحب آ گئے۔

جناب سپیکر: یہ تو ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔

مفتی کفایت اللہ: یہ اہم ہے، میں کہتا ہوں ابھی اگر بالفرض اس کو ہم ضائع کریں اور ایک بات سامنے آ گئی کہ اس کو ضائع نہیں ہونا چاہیئے، اگر آپ اس کو کمیٹی کو نہیں بھیجتے تو سیلکٹ کمیٹی کو بھیج دیں لیکن اس ایشو کو آگے آنا چاہیئے تاکہ ہم اس میں کوئی رائے عامہ طے کر سکیں۔ بات نہ اپوزیشن کی ہے، نہ حکومت کی ہے، پورے صوبے کے مفاد کی بات ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honorable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'. Yes بہت تھوڑا آیا اور No تو آیا ہی نہیں

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: خود بھی Yes نہیں کہا؟ (شور) نہیں پورا ہاؤس خاموش رہا ہے۔ جی میاں افتخار صاحب! آپ اس میں کیا بولنا چاہ رہے تھے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ما جی داسے خبره کوله چه مفتی صاحب ډیره ښه خبره کوی، ګوره آئی پی سی خو دومره لوئے فورم دے، تاسو څه له دا شے Kill کوئ؟ خامخا یو ورکوټی ځائے ته ئے راولئ۔ مطلب بیا چه سی سی آئی دے هغه د هغے د پاسه دے، مونږه ئے دواړو ته اوړو، مونږ وایو چه دا خبره ډیره اهم ده نو زمونږ هغه ځائے ته تیارے شته، خبره شته، دیکښے دے ټولو خبرو سره یو بنیادی خبره سپیکرصاحب، دا ده چه د پنجاب طرف ته نهرونه هغوی هر کال ښکته کوی، دا شته اوبه زمونږ اضافی هغوی په دے طریقه د خپل استعمال د پاره راولی۔ دا ټول غټ کیس دے، که دا کیس خامخا ډیر داسے وی چه په هیڅ فورم نه کیږی، کورټ ته پرے هم تلل غواړی، دا یو ډیره بنیادی مسئله ده چه زمونږ اوبه، د هغے پیسے هم مونږه ته نه ملاویږی، مونږ بار بار Claim هم کوؤ او د انفراسټرکچر د پاره مونږ ته وسائل هم نه راکوی چه مونږ هغه جوړ کړو او هغه خپلے اوبه پکار راولو نو دا غټ کیس دے نو که دوئ خامخا د کمیټئ، کیدے شی د دے سره د دوئ شوق پیدا کیږی خو دغه دوه فورمونو ته خو ئے مونږه اوړو۔

جناب سپیکر: دا ټھیک ده۔ که دا پینډنګ اوساتو او دوه هفتے بعد ئے بیا د غه کړو چه د دوئ څه Out put دے۔ This Question is kept pending for two

weeks. Mian Sahib, this Question is kept pending for two weeks. Two weeks میں آپ تھوڑی سی کارکردگی اپنی لائیں گے۔ شکریہ۔ مفتی کفایت اللہ صاحب Next Question جی؟

مفتی کفایت اللہ: یہ ہے 33، تین تین جی، میرے پاس ایجنڈا ہے اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

* 33 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع مانسہرہ میں سرن لفٹ کینال سے آبپاشی ہو رہی ہے؛

(ب) ضلع مانسہرہ میں آبپاشی کیلئے سرن رائٹ کینال کا منصوبہ بھی ضروری اور مجوزہ ہے؛

(ج) سرن رائٹ کینال کا منصوبہ تاحال زیر التواء ہے؛

(د) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ منصوبہ کی موجودہ صورتحال کیا ہے، نیز اس ضمن میں حائل رکاوٹیں کونسی ہیں اور اس بارے میں جتنے اجلاس منعقد ہوئے ہیں اور جتنے مراسلات ارسال کئے ہیں، کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) منصوبہ کی فزیبلٹی سٹڈی مکمل کر لی گئی ہے جبکہ منصوبہ تاحال فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے زیر التواء ہے۔ محکمہ ہذا ہر سال منصوبہ کو سالانہ پی ایس ڈی پی / اے ڈی پی میں شامل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے لیکن وسائل کی کمی کی وجہ سے منصوبہ ابھی تک منظور نہ ہو سکا۔

Mr. Speaker: Any supplementary, ji?

مفتی کفایت اللہ: ہاں جی، یہ جس حلقے سے میرا تعلق ہے، یہ اس کی سکیم ہے جی اور اس کا نام ہے سرن لفٹ کینال اور یہ بہت زیادہ ضروری ہے لیکن میں اس پر حیران ہوں کہ محکمے کو جس طرح Pursue کرنا چاہیئے تھا، Pursue نہیں ہوا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایوان کے سامنے آنریبل سینیئر منسٹر رحیم داد خان صاحب نے فرمایا تھا کہ ECNEC کا جو ایجنڈا ہے، ہم اس میں شامل کریں گے لیکن ابھی تک شامل نہیں ہوا تو کیا وہ تفصیل بتائیں گے کہ کیوں شامل نہ ہو سکا اور کب تک یہ مسئلہ زیر التواء رہے گا جی؟

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر رحیم داد خان! جواب، جی پرویز خان خٹک صاحب۔

وزیرآبپاشی: مفتی صاحب! یہ ایک بہت پرانا مسئلہ آرہا تھا تو آج میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس بجٹ میں میں نے ڈال دیا اور اس کو Plead اس میں کریں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اچھی بات خود کہنا چاہتے ہو، رحیم داد خان کو موقع ہی نہیں دیا۔ (مداخلت) ان کو عادت ہی نہیں ہے، وہ (مداخلت) نہیں ذرا زبان سے بھی، خیر ہے مفتی صاحب، ایک اچھا کام ہو جاتا ہے تو اس کو Appreciate کرنا چاہیئے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): کہ دے دومرہ پہ آسانہ پاشیدے خو ډیرہ ښہ بہ وہ کنہ۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) Again مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر جی؟ دا تاسو ټولہ شپہ جوړ ناست یئ، دا سوالونہ جوړوئ۔ د اخر د شپے عبادت دے

(قہقہے)

جناب سپیکر: ښہ دے جی، ښہ دے۔ دا ښہ دے، د صوبے غټ خدمت دے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: د حاجت نہ پس ھغہ ھم کولے شی دا سوالونہ۔

جناب سپیکر: نہ دا ډیر غټ خدمت دے، جی مفتی صاحب Appreciate کوئ، ښہ کار کوی۔ جی مفتی صاحب۔

* 61 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر اعلیٰ صاحب از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا 09-2008 میں ملاکنڈ میں فوجی آپریشن کی وجہ سے انفراسٹرکچر بری طرح متاثر ہوا ہے؛

(ب) آیا مذکورہ آپریشن کی وجہ سے نقل مکانی کرنے والے افراد کیلئے بعض مقامات پر کیمپ لگائے گئے اور ان میں کھانے پینے وغیرہ کی سہولیات فراہم کی گئیں جبکہ واپسی کیلئے نقد رقم بھی فراہم کی گئی؛

(ج) ہر ضلع میں کتنے کیمپ لگائے گئے اور ہر کیمپ میں کتنے خاندان ٹھہرائے گئے، نیز ہر کیمپ پر کتنا خرچہ آیا؛

(د) نقل مکانی کرنے، کیمپ میں قیام کے دوران اور واپسی پر فی خاندان کتنے اخراجات آئے، نیز متاثرہ خاندان کے نام، پتہ و قومی شناختی کارڈ بمعہ اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) صرف مردان، صوابی، ملاکنڈ، نوشہرہ، چارسدہ، پشاور اور تیمرگرہ میں متاثرین کیلئے بائیس کیمپ لگائے گئے تھے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ کیمپ مینجمنٹ کے اخراجات متعلقہ ڈی سی اوز اور کمشنرز کو براہ راست ادا کیئے گئے تھے، تفصیل ان سے طلب کی جائے۔

نمبر شمار	ضلع	کیمپ	خاندان	سہولیات
1	مردان	شیخ شہزاد	1354	اشیاء خوردنوش، بجلی، تعلیم، صحت عامہ
		جلالہ	1200	ایضاً
		شیخ یاسین	1926	ایضاً
		مزدور آباد	711	ایضاً
2	صوابی	یار حسین	1118	ایضاً
		عنبر	235	ایضاً
		شاہ منصور	1467	ایضاً
		سکول شاہ منصور	102	ایضاً
3	ملاکنڈ	درگئی	10822	ایضاً
		پلئی	3960	ایضاً
		رنگمالا پیران	1187	ایضاً
4	نوشہرہ	جلوزئ	6405	ایضاً
		بینظیر کیمپ	400	ایضاً
		کنڈ پارک	978	ایضاً
5	چارسدہ	پلوسہ	208	ایضاً
6	پشاور	کچہ گڑھی	1519	ایضاً
		کچہ گڑھی2	1084	ایضاً
		لڑمہ	1100	ایضاً
7	تیمرگرہ	ثمرباغ	18	ایضاً

	کامرس کالج	960	ایضاً
	صدبر کلے	239	ایضاً
	گورنمنٹ کالج	300	ایضاً
کل کیمپس	22	37593	

(د) نقل مکانی کرنے کے بعد واپسی پر حکومت نے ہر خاندان کے سر براہ کو مبلغ -/25000 روپے کی ادائیگی کی۔ اس کے علاوہ پی ڈی ایم اے اور دیگر ملکی و غیر ملکی فلاہی اداروں نے گھریلو ضروریات کی اشیاء بھی فراہم کیں۔ -/25000 روپے فی خاندان کے حساب سے 324136 افراد کو جنوری 2010 تک 8 ارب 10 کروڑ 34 لاکھ روپیہ کی ادائیگی کی گئی۔ مذکورہ افراد کے نام، پتہ و قومی شناختی کارڈ کی تفصیل تقریباً چھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ چونکہ اس کی تفصیل کا حجم بہت بڑا ہے اس لئے اس کا جواب کے ساتھ منسلک کرنا ممکن نہیں ہے بہر حال اگر ضروری ہو تو مذکورہ تفصیل ملاحظہ کیلئے سی ڈی میں پیش کی جا سکتی ہے۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ یہ سوال نمبر 61 ہے جی اور یہ پی ڈی ایم اے سے متعلق ہے۔ اس میں بہت زیادہ رقم Involve ہے جی اور میں تو یہ چاہ رہا تھا کہ ہمارے سامنے ایک تفصیل آجائے گی تو اطمینان ہو جائے گا۔ سپیکر صاحب، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حکومت کے جتنے اچھے کام ہیں ہم ان کو Appreciate کرتے ہیں۔ میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ 'باچا خان خپل روزگار سکیم' میں جتنی احتیاط کا تقاضا تھا وہ برتا گیا ہے، لہذا کہیں سے بھی یہ بات نہیں آئی کہ اس کے اندر کوئی خدانخواستہ کرپشن ہے، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں (تالیاں) لیکن جہاں کوئی کمزوری ہو گی تو وہاں تو بات سننے کیلئے تھوڑا سا حوصلہ چاہیئے ہو گا۔ میں اس سوال سے یہ چاہ رہا تھا کہ میرے پاس مکمل بریفنگ آجائے کہ اتنے پیسے آگئے اور اتنے خرچ ہو گئے، ایسا نہیں ہو سکا۔ میرا سوال واضح ہے، جواب واضح نہیں ہے اور مجھے جواب والے یہ دیتے ہیں کہ کیمپ مینجمنٹ کے اخراجات متعلقہ ڈی سی اوز اور کمشنرز سے براہ راست ادا کئے گئے تھے، ان سے تفصیل طلب کی جائے۔ یہ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، میں آپ سے سوال کرتا ہوں، آپ پیسے تقسیم کرتے ہیں اور آپ مجھے کہتے ہیں کہ جناب ڈی سی او کے پاس چلے جائیں ان سے تفصیل لے لیں؟ میں تو سمجھتا ہوں یہ جواب غلط ہے، یا تو اس کو پینڈنگ رکھ دیا جائے تو بھی ٹھیک ہے یا کوئی کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: پہلے ان سے جواب سن تو لیں نا جی۔

مفتی کفایت اللہ: ٹھیک ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جواب سن لیتے ہیں، مفتی صاحب! ایک منٹ جی، ثاقب اللہ خان کے بعد آپ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مهربانی۔ جناب سپیکرصاحب، دے جواب کښے ئے هم لیکلی دی چه کمشنر او ډی سی او سره دغه اوکړئ، مونږ جی مخکښے ورځ یو میټنګ ته تلی وو، د پی ډی ایم اے والو، دا آنریبل منسټران صاحبان هم وو، میاں صاحب هم وو، پرویزخټک صاحب هم وو، دا ټول مشران هم وو۔ په هغے کښے سر، دا سټیټسټکس ټول د هغوی غلط وو او دوئ ډی سی او دغه کوی، زما سوال دا دے جی (تالیاں) چه د دے پی ډی ایم اے، ډی سی او یا کمشنر سره کوآرډینیشن څه طریقه کار دے، Verification څنګه کیږی او دا سټیټسټکس ټهیک دی او که غلط دی؟ ځکه چه هلته خو مونږ ټولو تقریباً دا محسوس کړه چه د دے ډی سی او، د دوئ طریقه کار څه دے، کوآرډینیشن څنګه ساتی؟

جناب سپیکر: جی، مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زه جی، دے (د) جز کښے دوئ لیکلی دی: "نقل مکانی کرنے، کیمپ میں قیام کے دوران، واپسی پر فی خاندان" نقل مکانی والا خبره جی دوئ لیکلے ده، واپسی ئے بیا لیکلی دی، بنیادی خبره دا ده چه دا بهرنئ دنیا چه مونږ ته کوم مدد راکړے دے دا ټول خلق په دے باندے بدګمانه دی جی چه کیمپونو کښے کوم وخت دا خلق ایسار شوی دی، هلته ئے قیام کړے دے، یو لوئے دغه جی شوے دے نو زما به دا ګزارش وی چه دا د کمیټئ ته لاړ شی چه د دے صحیح تحقیق اوشی چه دا څه طریقے باندے شوے دے، څنګه کیمپونه لګیدلی دی او چا لګولی دی، هغے کښے خلقو ته څه ملاؤ شوی دی او څه نه دی ملاؤ شوی جی؟

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، ایک Trend سا بن گیا ہے کہ کوئی اچھا کام بھی ہو تو ہم اسے بھی Oppose ہی کرتے ہیں۔ گورنمنٹ نے ان غیر مناسب حالات میں اور اس تنگی کے حالات میں اتنے، آٹھ ارب دس کروڑ چونتیس لاکھ روپے جو ڈسٹرکٹ کے ہیں، ان کو وہ بہت شارٹ ٹائم میں اور بہت Smoothly اور تھوڑے سے ٹائم میں لوگوں کو اپنے گھروں کو واپس کیا ہے، ہم اس کے اس اقدام کو سراہتے ہیں اور یہ انہوں نے لکھا ہے کہ سی ڈی ہم دے سکتے ہیں (تالیاں) چونکہ انہوں نے کہا ہے کہ اتنے ڈاکومنٹس آتے ہیں کہ وہ یہاں آ نہیں سکتے اس لئے ہم سی ڈی آپ کو Provide کرتے ہیں، لکھا ہوا ہے اس میں۔

جناب محمد جاوید عباسی: دیکھیں لودھی صاحب نے ابھی تک حلف نہیں اٹھایا حکومت کی نمائندگی کرنے کیلئے۔۔۔

(تالیاں، شور)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ابھی آپکو انتظار کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب

(شور)

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز جواب دے دیں، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون: مہربانی، شکریہ۔ میں شکر گزار ہوں مفتی صاحب کا، انہوں نے اچھے کوسچنز اٹھائے ہیں آج، اس کے علاوہ لودھی صاحب کی خصوصاً مہربانی ہے۔ اس طرح ہے کہ جیسے ہم نے گزارش کی ہے کہ تقریباً آٹھ ارب دس کروڑ چونتیس لاکھ روپے جو ہیں، یہ لوگوں کو، جنہوں نے نقل مکانی کی ہے، آئی ڈی پیز کو یہ فراہم کئے گئے ہیں اور تمام کی تفصیلات جو ہیں وہ اس سی ڈی میں ہیں اور میں یہ سی ڈی دینا پسند کرونگا مفتی صاحب کو، تمام ڈیٹیلز ہیں اس میں اور اس کے علاوہ جتنے بھی اخراجات، ڈسٹری بیوشنز ہوئی ہیں، وہ تمام سی ڈی میں ہیں۔ چونکہ یہ فائل بہت بڑی بنی تھی، چھ ہزار صفحے تھے تو ممکن نہیں تھا اور اس کے علاوہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آئی ٹی کے منسٹر صاحب، آئی ٹی کے منسٹر صاحب، اس سی ڈی پر مفتی صاحب کیا کرے گا؟ اگر آپ Laptop لے آتے تو کم از کم وہ تو دیکھ لیتے نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! آپ کی رولنگ آئی تھی کہ ہر ایک ایم پی اے کو ایک ایک دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ آئی ٹی کے منسٹر صاحب نے تمہاری-----

(شور)

وزیر قانون: یہ رات کو آپ دیکھ سکتے ہیں عبادت کے ساتھ۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی، ابھی Next اس میں ڈال لیں گے، اس کو دیکھتے رہیئے۔

وزیر قانون: یہ رات کو عبادت کے ساتھ سی ڈی بھی دیکھ لیا کریں۔

جناب سپیکر: کہیں خراب سی ڈی نہ بھیجی ہو۔

(قہقہے / تالیاں)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زما دا کوئسچن، سپیلیمنٹری کوئسچن ډیر ضروری دے جی۔ مونږ سر هغے میټنگ کښے، یو سټیټسټکس هم ټهیک نه وو، دا سټیټسټکس زمونږ د دے صوبے په Behalf سره فیډرل گورنمنټ ته ځی او مونږ د هغوی نه فنډز اخلو، زما ریکویسټ دا دے چه هغه ورځ مونږ ته دا ثابت شوے وه، آنریبل پرویزخټک صاحب، میاں افتحار صاحب، ارباب ایوب جان صاحب ټول هلته ناست وو، زه به غواړم چه دا شے کمیټئ ته لاړ شی چه هلته مونږ او گورو چه د دے کوآرډینیشن طریقه کار څه دے؟ ډی سی او فگرز، د پی ډی ایم اے-----

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

وزیر اطلاعات: دا سے کسان پکښے شته چه په No باندے هم آواز کوی او په Yes باندے هم آواز کوی (قہقہے) دا شوقی فنکاران دی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ما د پاره د کار او کتو، پوهیږم نه چه دا زیات وو که دا زیات وو؟

(شور)

ایک آواز: دا زیاتے دے۔

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to the concerned Committee. Again Mufti Kifayatullah Sahib, Question No?

مفتی کفایت اللہ: زیاتے مه وایه، زیاتے نه، دا 'زیاتے' لفظ پرے بند کړئ۔

جناب سپیکر: زما وزیر صاحب اووئیل چه ډیر شوقیان پکښے وو چه هغوی دواړو کښے دغه اوکړو (مداخلت) بس اوس خو اوشو، یو کوئسچن دے څه پرے کوئ؟

مفتی کفایت اللہ: او دا 'زیاتے' لفظ پکښے حذف کړئ جی، زمونږ وزیر صاحب زیاتے وائی----- (قہقہہ)

جناب سپیکر: سوال نمبر 62 جی۔

* 62 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر اعلیٰ صاحب از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 09-2008 میں ملاکنڈ میں فوجی آپریشن کیا گیا جسکی وجہ سے بڑی تعداد میں لوگوں نے نقل مکانی کی ہے;

(ب) آیا حکومت نے مذکورہ لوگوں کو نقل مکانی پر کیمپوں میں قیام اور واپسی پر کافی اخراجات برداشت کئے ہیں;

(ج) آیا اس امر کیلئے وزیر اعلیٰ صاحب کے نام یا مشورے سے ایک اکاؤنٹ بھی کھولا گیا جس کو عطیات کیلئے مشتہر کیا گیا;

(د)عطیات کی مد میں کتنی رقم جمع ہوئی ہے، جبکہ مختلف اداروں اور اشخاص نے جنس کے علاوہ نقد رقم بھی فراہم کی ہے؛

(ھ) مذکورہ عطیات / رقوم کن کن افراد اور اداروں نے فراہم کی ہیں۔ ان کے نام بمعہ رقم کی تفصیل اور کہاں کہاں خرچ ہوئی، اخراجات اور ان کی مدات بتائی جائیں؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) پی ڈی ایم اے نے نیشنل بینک آف پاکستان میں عطیات کیلئے ایک ڈونیشن اکاؤنٹ نمبر 194497 کھولا۔

(د) عطیات کی مد میں مذکورہ بالا اکاؤنٹ میں 15 مئی 2009 تا 9 دسمبر 2009 مجموعی طور پر 86,832,542/- روپے عطیات کی صورت میں جمع ہوئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

Donation Account PDMA

Receipt & Decampment in Donation Account.

Date	Particular	Gross Amount
15/05/2009	From DIG HQr,s Peshawar on A/C of Donation for IDPs	1.000,000
16/05/2009	From Donor on A/C of Donation for IDPs	2,00
22/05/2009	GM Textile Kohat, M/S wahab CNG, GM Janana Maluco Textile on A/C of Donation for IDPs	380,000
25/05/2009	From M/S Oxford Policy Management on A/C of donation for IDPs	225,000
Sum May 09		1,607,000
17/06/2009	From Donor on A/C of Donation for IDPs	2,060
26/06/2009	From Donor on A/C of Donation for IDPs	383,508
Sum June 09	Total Receipt	385,568
18/07/2009	Relief from Secretary E & SE Dept on A/C of Donation for IDPs	1,616,425
Sum July 2009	Total receipt	1,616,425
07/10/2009	Receipt	28,423,365
24/10/2009	Receipt	46,983,310
Sum Oct 2009	Total Receipt	75,406,675
06/11/2009	Received from UNDP Islamabad for Buner	6,500,000
Sum Nov 09	Total Receipt	6,500,000
03/12/2009	Received from Chief minister	1,000,000
16/12/2009	Receipt	316,874
Sum Dec 2009	Total Receipt	1,316,874
Total		86,832,542

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: جی اس میں سپلیمنٹری یہ ہے کہ ہمارے صوبے میں سب سے زیادہ معزز شخصیت جو ہیں، وہ وزیر اعلیٰ ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: وزیر اعلیٰ محترم عام طور پر جس طرح رواج ہے ایک اکاؤنٹ Show کرتے ہیں کہ لوگ اس میں Donation ڈالیں۔ مجھے تو ایک اس طرح افسوس ہوتا ہے کہ عام لوگوں نے اس میں کوئی دلچسپی ظاہر نہیں کی اور اس پر زیادہ افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ ہم نے ڈیپارٹمنٹ والوں سے، محکمے والوں سے تنخواہیں لی ہیں۔ جب وزیر یہ اعلان کرتا ہے کہ میں ایک دن کی تنخواہ دیتا ہوں تو یہ اپنی جیب سے نہیں دیتا، یہ ان اہلکاروں سے لیتا ہے اور شریعت کہتی ہے کہ ان کی مرضی کے بغیر انکی تنخواہ جمع کرنا یہ جائز نہیں ہے اور ان کی مرضی تو معلوم نہیں ہوتی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک تو اس کا احترام نہیں ہوا، ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کے اکاؤنٹ کا احترام نہیں ہوا اور دوسرا جن اہلکاروں سے تنخواہ کاٹی گئی، وہ ان کی مرضی کے خلاف تھی، میں کہتا ہوں آئندہ ایسا نہ ہو۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: زما ضمنی کوئسچن نہ دے جی، یو گزارش کوم ستاسو پہ وساطت باندے دے ټولو مشرانو تہ جی، دا آپریشن جی هنگو کښے هم شوے دے او بار بار شوے دے او وزیراعلیٰ صاحب د دے ټولے صوبے وزیراعلیٰ دے، د یوے علاقے نہ۔ شپږ کروړہ روپئ اکاؤنټ کښے پرتے دی او د دے نہ د مطلب دا دے هنگو تہ څہ ورکړلے شی جی، صرف دا گزارش کوم۔

جناب سپیکر: جی۔ مفتی صاحب څومره پہ خوږه باندے خبره کوی۔ جی، آنریبل لاء منسټر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): داسے دہ جی چہ دا حالات داسے وو چہ دغہ وخت کښے خلقو Voluntarily ډیر Help کړے دے یو بل سره او ټول پاکستان، پرائم منسټر تہ هم ډیر Contributions تلی دی، دیخوا هم راغلی دی۔ بل دا دہ چہ دیکښے تاسو اوگورئ نو میجارټی، دا خو یو دوه ډیپارټمنټس دی، یو ایجوکیشن ډیپارټمنټ دے او یو پولیس دے، هغوی تہ لږ لږ Contribute کړی دی باقی چہ کوم دے، Overall چہ کوم دا پرائیویټ دغہ دے بلکہ ماسره چہ کوم

دا جمع شوی دی د خلقو، چا مطلب دا دے چه دوه دوه کروړه جمع کړی دی یا زما خیال دے دیو پینتالیس لاکھ دی نو دیکښے نوم هم نشته، هغوی جمع کړے دی، هغوی خپل نومونه هم نه دی ښودلی چه یره مونږ د ثواب د پاره یا هر څه د پاره چه وی، نو دا Nominal amount دے چه د گورنمنټ د اړخه جمع شوے دے، باقی زیات تر د پرائیویټ خلقو د اړخ نه راغلے وو او د هغے دا مکمل تفصیلات دی۔

جناب سپیکر: جی۔Next Question کس کا ہے جی؟ مفتی کفایت اللہ صاحب! آج پورے کوئسچنز آپ کے ہیں جی۔ جی مفتی صاحب، سوال نمبر30۔

* 30 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر لائیوسٹاک از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا محکمہ کے تحت ڈیری فارمز موجود ہیں جن کی تعداد میں اضافے کی ضرورت ہے;

(ب) ڈیری فارمز کی تعداد کتنی ہے اور اس کا استعداد کار کیا ہے، نیز حکومت ڈیری فارمز کو مزید وسعت دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

حاجی ہدایت اللہ (وزیر برائے تحفظ حیوانات): (الف) جی ہاں، محکمہ لائیوسٹاک (توسیع) خیبر پختونخواہ کے تحت ڈیری فارمز موجود ہیں جن کی تعداد میں اضافے کی ضرورت ہے۔

(ب) اس وقت محکمہ کے تحت درج ذیل دو ڈیری فارمز قائم کئے گئے ہیں:

(1) Cattle Breeding & Dairy Form, Harichand, District Charsadda.
(2) Buffalow Breeding & Dairy Form,Dera Ismail Khan.

واضح رہے کہ یہ دونوں فارمز تجارتی بنیادوں پر قائم نہیں کئے گئے ہیں بلکہ انکا بڑااور اہم مقصد نسل کشی کیلئے فریزین اور جری نسل کے بیل اور نیلی راوی اور کنڈی نسل کی بھینسیں پیدا کرنا ہے۔ دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کیلئے ہری چند فارم میں ترقی یافتہ نسل کے بیلوں سے تخم حاصل کرکے پورے صوبے میں مصنوعی نسل کشی حیوانات کے ذریعے سے دوغلی نسل کے جانور پیدا کئے جاتے ہیں جن کی پیدا روار مقامی نسل سے کئی گنا زیادہ ہے جبکہ بھینسوں کے فارم سے کسان تنظیموں کو بھینسیں برائے افزائش نسل رعایتی قیمت پر مہیا کی جاتی ہیں۔ حکومت ڈیری فارمز کو مزید وسعت دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس سلسلے میں اچیئی کیٹل کنزرویشن پروگرام کے تحت ضلع دیر لوئر میں بھی ایک فارم زیر تعمیر ہے۔ مندرجہ بالا فارموں میں جانوروں کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	فارم کا نام	جانوروں کی نسل اور انکی تعداد

1	ہری چند ڈائری فارم، چارسدہ (گائیں)	فریزین 115 عدد، جرسی 81 عدد، دوغلی نسل 63 عدد، اپی 109 عدد
2	ڈی آئی خان ڈائری فارم (بھینسیں)	جوان بھینسے 34 عدد، بھینسیں 12 عدد، نر اور مادہ بچھڑے 23 عدد

علاوہ ازیں ضلع مانسہرہ میں لائیو سٹاک تجرباتی سٹیشن بمقام جبہ قائم کیا ہے جس میں رکھے گئے جانوروں کی تعداد درج ذیل ہے:

1۔ گائے: اچھی 4 عدد۔

2۔ بھیڑیں: رمغانی 244 عدد، ریمبولیٹ 17 عدد، کاغانی 67 عدد۔

3۔ بکریاں: کاغانی 15 عدد، بیتل 125 عدد، انگورہ 7 عدد۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکښے شته دے جی؟

مفتی کفایت اللہ: میاں صاحب وائی جی چه د چا بل کوئسچن پکښے شته؟ ما وئیل تاسو حکومت کوئ مونږه اوزګاریو کوئسچنے جوړوؤ (قہقہہ) دا سوال وو جی، دوئ تهیک جواب راکړے دے جی او زه په دے باندے مطمئن یمه جی۔

جناب سپیکر: ځه شکر دے، تهینک یو جی۔

(تالیاں)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب نصیر محمد میداد خیل صاحب 25 اور 26 اپریل 2011 کیلئے؛ کشور کمار 25 تا 27 اپریل 2011؛ ملک قاسم خان خٹک 25 اپریل 2011 کیلئے؛ عنایت اللہ خان جدون صاحب 25 اپریل 2011 کیلئے؛ ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب 25 اپریل 2011 کیلئے؛ ثناء اللہ خان میانخیل صاحب 25 اپریل 2011 کیلئے؛ اکرم خان درانی صاحب 25 اور 26 اپریل 2011؛ سکندر حیات خان 25 اپریل 2011 کیلئے؛ غنی داد خان صاحب 25 اور 26 اپریل 2011؛ شاہ حسین صاحب 25 تا 30 اپریل 2011 کیلئے وجیہہ الزمان خان 25 اپریل 2011 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Ahmad Khan Bahdar Sahib, to please move his privilege motion No. 148 in the House.

Mr. Ahmad Khan Bahadur: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ Thank you, Janab Speaker Sahib. I wish to draw the attention of this august House to the derogatory remarks of Dr. Nighar Ahmed, DMS Mardan, amounting to breach of my privilege. In response to an inquiry that I requested the MS to conduct, he labeled the politicians that "politicians are misers with hands and rich in objections". He also stated that I was blind for objecting. His written comments reflect his disgust for the political process and this august House. I am requesting for inquiry in the public interest that the DMS, by calling the law makers misers and blinds just because they want to correct a wrong, has committed breach of privilege and should be dealt with according to breach of privilege rules and laws.

جناب سپیکر صاحب، پہ دے بارہ کبنے جی زہ لږ وضاحت کوم۔ یو څو ورځے مخکبنے جی زہ مردان ډسترکټ هیډ کوارټر هسپتال ته تلے ووم جی او هلته ما یو شپږ، اووه پوائنټس نوټ کړل او ما ایم ایس ته اووئیل چه د دے خلاف لږه انکوائری اوکړئ او مهربانی اوکړئ دا ټهیک کړئ او جناب والا، هغه داسے څه دغه هم نه وو، زه به بلکه هغے کبنے یو څو خبرے تاسو ته اوکړم چه هغے کبنے یو دا وو جی چه: Patients are not properly attended at OPD۔ بل وو جی: Patients at OT are required to bring medicine and X-Rays بل وو سر۔ There are actually no rounds by the doctors after 08:30pm. او نمبر4th وو جی Due care is not taken in the Gynee ward is وو جی 5th نمبر جی۔ use of slides in the laboratory. او نمبر 6th وو جی allegedly run by unqualified trainee candidates او دغه Food served to the patients happens to be of poor quality, Sir The overall condition of cleanliness is very وو جی Last one uninviting، دا جی---

جناب سپیکر: احمد خان بہادر صاحب! کہ دا د پہ پښتو کښے وئیلی وے نو ټول بہ پرے پوهه شوی وو نو تا ته زه اوس څه اووایم، څوک پرے پوهه هم نه شو (قہقہہ) چه ستا څه Breach شوے دے ؟

جناب احمد خان بہادر: جناب والا، زه هسپتال ته تلے وومه، هلته د مردان د هسپتال وزټ له که د چا تپوس له تلے وومه جی؟ هلته چه زه په هغه وارډونو کښے اوګرځیدم جی، د وارډونو حالت ډیر زیات خراب وو، ډیر ګنده وو، ګنده Smell راتلو د دیوالونو نه، د وارډ نه جی او ټائلټس ډیر ګنده وو جی، ډاکټرانو راؤنډ نه کولو، د لیبارټرئ حالت ئے خراب وو۔ ما دا Written form کښے ایم ایس ته اولیږل چه مہربانی اوکړه یو انکوائری Conduct کړه او اوګوره چه دا څه داسے مسئلے دی، دا په څه طریقے باندے تاسو حل کولے شئ چه زمونږ د پختونخوا حکومت په کروړونو، اربونو روپئ هسپتالونو له ورکوی او د هغے مونږ ته څه رزلټ نه ملاویږی جی۔ هغه جی په جواب کښے چه کومه انکوائری اوکړه د هغه ځائے ډی ایم ایس، ډاکټر نګار احمد، جناب والا، بالکل انکوائری نه شئ وئیلے تاسو هغے ته، بلکه هغه Political notes په هغے باندے پیش کړل۔ هغه دا اووئیل چه دا Politicians, notables and the landlord of the area، دا ټول Misers دی، شومان دی، کنجوسان دی او تش اعتراضونو ته ئے کار وئیلے دے، نور د هیڅ نه دی، نمبرایک۔ نمبردو جی دا هغه ما ته اووئیل چه ته وړوند ئے چه په دے باندے اعتراض کوے؟ نو جناب والا، دا زه ګنړم چه زما پریویلج موشن جوړ شوے دے، پلس زما د علاقے د Notables، د ټول پارلیمنټ نو زما ګزارش دا دے جی چه د دے خلاف د دغه اوکړے شی۔

ایک آواز: پریویلج کمیټئ ته د حواله شی۔

جناب احمد خان بہادر: جی، او دا د دے ته حواله شی۔

جناب سپیکر: جی کون جواب دے گا، رحیم داد خان صاحب۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر، احمد خان کومه خبره چه اوکړه، دوئ پبلک انټرسټ کښے تلی دی هلته کښے او د Patients حالات او بیا د هغوی کوم د سهولیات فقدان به ئے کتلے وی او بیا دوئ هغوی ته Written

ورکړی دی، د دوئ پریویلج مجروح شوے دے ، دوئ له پکار دا وو چه هیلته منسټر ته ئے ، سیکرټری ته ئے وئیلے وے نو Properly د هغے هغه دغه به شوے وو ، اوس هم چه دوئ څه وائی، د دوئ عزت زمونږ عزت دے ، ټول نمائندګان یو نو که دوئ وائی چه پریویلج کمیټئ ته لاړ شی نو څه اعتراض پرے نشته جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the motion moved by the honourable Member may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it; the motion is referred to the concerned Committee.

<u>ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید</u>: جناب سپیکر، سپیکر سر، میری بھی ایک پریویلج موشن ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ written لے آئیں، ایسے تو نہیں ہوتا نا، پہلے سے ایڈمٹ، طریقہ یہ ہے پروسیجر یہ ہے۔ ایڈجرنمنٹ موشن۔

<u>ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید</u>: سر، آپ مجھے موقع ہی نہیں دیتے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں بی بی، اسمبلی میں ایک پروسیجر کے ساتھ موشنز ساری چلتی ہیں، پوائنٹ آف آرڈر پر یا کوئی اور مسئلہ ہو تو اس پر بعد میں آپ کو موقع مل جائے گا۔ آج آپ کا دن ہے، پرائیویٹ ممبر ڈے ہے، آپ کو موقع مل جائے گا۔

<u>ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید</u>: سر، تین سال سے آپ نے مجھے موقع نہیں دیا، سر آپ اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں، تین سال سے آپ میرے ساتھ Personalize ہوئے ہیں، آپ نے میری کوئی ریزولیوشن، میری کوئی تحریک تین سال سے فلور پر نہیں آنے دی۔ جہاں تک ممبر شپ کا تعلق ہے سر، میں کسی اور مقصد کیلئے نہیں آئی ہوں، مجھے کوئی Decoration Piece بننے کا شوق نہیں ہے، اگر آپ ایجوکیشن وائز دیکھیں، Political mind کے لحاظ سے دیکھیں تو میرے خیال میں میں سب سے اچھی پولٹیکل ورکر ہوں، آپ تین سال سے مجھے میرے حق سے محروم رکھے ہوئے ہیں اور مجھے اس ایوان میں بیٹھنے کا اب کوئی وہ نہیں رہا۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ Mention کریں کونسی موشن آپکی نہیں آئی ہے؟

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: سر، میری کتنی ہی موشنز ردی کی ٹوکری میں پھینکی گئی ہیں اور میں اس ایوان میں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں رکھتی اور میں اپنے پارلیمانی لیڈر سے کہتی ہوں کہ میری ممبر شپ کینسل کریں۔

جناب سپیکر: بی بی! بات سنیں، آپ اس کو۔۔۔۔۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: نہیں کوئی بات اب میں آپ کی نہیں سنوں گی۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید ایوان سے واک آوٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: نہیں، آپ ایسی باتوں سے خواہ مخواہ Importance مت Gain کریں، آپ بیٹھیں، بتا دیں، اس طرح نکلنے سے کیا فائدہ؟ نہیں کوئی چیز ظاہر نہیں کرتی کہ میں نے کیا بھیجا تو میں ابھی سیکرٹریٹ سے پوچھ لوں، Any how پارلیمانی لیڈر صاحب! آپ اپنی ممبر صاحبہ کو سمجھا دیں کہ وہ بتا دیں، جس کا قصور ہو گا اس سے پورا پوچھا جائے گا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، وہ ان کا پہلے سے یہ Apprehension بھی ہے کہ وہ جو بھی موشن لاتی ہیں یا جو بل لاتی ہیں، اسکو اسمبلی کے ایجنڈے پر شامل نہیں کیا جاتا۔ ابھی بھی اجلاس سے پہلے اس نے مجھے بتایا کہ اسکی پریولج موشنز کئی عرصے سے پینڈنگ پڑی ہوئی ہیں، اس کو ٹیبل پر، مطلب اسمبلی کے فلور پر نہیں لایا جا سکتا، ایجنڈے پر۔

جناب سپیکر: یہ عبدالاکبر خان ایک پروسیجر ہے کہ نمبر وائز وہ ساری آتی ہیں، اب بھی ان کو موقع تھا، میں نے ان سے پوچھ بھی لیا کہ مجھے بتا دیں کہ آپکی کونسی Time / date بتا دیں تو وہ باہر چلی گئی۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں میں بات کر لوں گا، ٹھیک ہے جی، وہ میں بات کر لوں گا لیکن دیکھیں جی پریولج موشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں ان کے ساتھ اگر تھوڑی سی بھی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر پریولج موشن ایک ایسی چیز ہوتی ہے جو ہر آنریبل ممبر چاہتا ہے کہ اس کی پریولج موشن جلدی آ جائے کیونکہ جب پریولج Breach ہو جاتا ہے، تو وہ بھی کہتی ہیں کہ میری کافی عرصے سے پریولج موشنز پینڈنگ پڑی ہوئی ہیں تو اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی آپ تو ان کو لے آئیں، ہم اس کی تحقیقات کرتے ہیں کہ یہ کیا مسئلہ ہے اور عبدالاکبر خان! آپ خود اس سیکرٹریٹ کی انکوائری کرینگے۔

جناب جاوید محمد عباسی: جناب سپیکر، قاضی اسد صاحب کو بھی بھیج دیتے۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: نہیں خیر ہے، اچھا ہے خدائی خدمتگار ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Noor Sahar Bibi, to please move her call attention notice No. 533.

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر سر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ سیلاب کی تباکاریوں کی وجہ سے ضلع سوات میں نظام آبپاشی بری طرح متاثر ہوا ہے جس سے وہاں کی زراعت کو شدید نقصان پہنچا ہے، لہذا اس نظام کی جلد از جلد بحالی اور مرمت ناگزیر ہے تاکہ آبی وسائل کو ضائع ہونے اور وہاں کے عوام کو قحط سالی سے بچایا جاسکے۔

سپیکر صاحب! اس میں میں ذرا سی وضاحت کرنا چاہتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب سے اس سیلاب کا مسئلہ پیش آیا ہے تو اور جگھوں میں تو ہو گیا ہے لیکن فتح پور سے لیکر بحرین تک اور کبل کے سائڈ پر مختلف جگھوں پر جو ہے، جس کو ہم 'ولے' (ندی نالے) کہتے ہیں، پانی جو کھیتوں کو ملتا ہے، وہ بالکل مکمل اس کا نظام Disconnect ہو چکا ہے تو اس سے مسئلہ یہ ہے کہ ہماری جو اہم فصل آرہی ہے Wheat، کی اور Vegetables اور فروٹ آرہے ہیں، جو ایکسپورٹ کوالٹی کے بھی ہیں تو وہ سارے خراب ہو جائینگے، تو اگر اس کو جلد از جلد بحال نہ کیا جاسکا تو اس سے بہت نقصان ہوگا تو سوات کے وہ لوگوں کو اس نقصان سے دوبارہ بچایا جائے۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Irrigation, please.

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر صاحب، زہ بالکل دوئ سرہ Agree کوم چہ دا ډیر Important ایشو دہ او د چترال نہ واخلہ تر ملاکنډ او دا څومرہ Areas چہ کوم غرونو کښے پرتے دی، هغہ ټول چہ څومرہ چینلز دی، هغہ Washout شوی دی۔ چونکہ دا پرائیویټ چینلز وو، ګورنمنټ نہ څہ آمدن ورتہ نشتہ او نہ ګورنمنټ دا جوړ کړی دی، دا پرائیویټ خلقو جوړ کړی دی پہ خپل مدد باندے۔ دیکښے مونږ میټنګز او کړل او چیف منسټر او ګورنمنټ ټولو فیصلہ او کړہ، مونږ خو خپل د محکمے دا رائے وہ چہ مونږ Fully fund کړو او دا ورتہ Revive کړو خو For once، یو ځل د پارہ لیکن چونکہ د فنډز کمے وو، هغے نہ

اربونه روپئ جوړیږی نو گورنمنټ دا فیصله اوکړه چه % 50 به گورنمنټ د هغے پیسے ورکوی او %50 به پبلک نو که دے ته هرڅوک تیار وی نو مونږ سره دے وخت کښے فنډز موجود دی ،% 50 به د گورنمنټ سپورټ وی او %50 به دا پرائیویټ باډیانے اوکړی نو مونږ تیار یو۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہیں اس پر بات نہیں ہو سکتی، کال اٹینشن ہے۔ نہیں، یہ اتنے ارب روپے جو تقسیم ہوئے تو وہ اس میں تھوڑا کوئی چانس نہیں بنتا؟

وزیر آبپاشی: سر، اسی طرح ارب کی تقسیم ہے اور کھربوں کا نقصان ہوا ہے تو ہم نے اپنی طرف سے، محکمے نے Recommend کیا تھا کہ اس کو Fully fund کیا جائے لیکن فنانس کی جو پوزیشن ہے، اس میں ہر چیز Fully fund نہیں ہو سکتی تو ہم % 50 سپورٹ کرنے کیلئے، جو بھی چینلز بنانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا %50، آپ %50 اپنی مدد آپ والے خود، اچھی بات ہے۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اس پر بحث نہیں ہو سکتی، کال اٹینشن ہے، کال اٹینشن پر بحث نہیں ہو سکتی۔ جاوید عباسی صاحب! جاوید عباسی صاحب۔ کسی اور موشن پر اس کے بعد، پوائنٹ آف آرڈر پر لے آئیں بعد میں۔ جاوید عباسی صاحب، کال اٹینشن نوٹس نمبر 542 ۔

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ وہی ہے جس کو آپ نے آج کیلئے کیا تھا مجھے کل ہیلتھ-----

جناب سپیکر: آپ کے وزیر صاحب تو پھر نہیں ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: کل ہیلتھ منسٹر صاحب نے فون کیا تھا۔ مجھے انہوں نے کہا تھا کہ میں دو دن کیلئے شاید اور نہیں آتا تو دو دن اس کو آگے کر لیں۔ اگر یہ دو دن آگے ہو جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، جب وہ موجود ہوں۔ چونکہ ان سے Concerned ہے اور جب تک وہ خود موجود نہ ہوں، اگر میں آپ کی سفارش کروں تو تب بھی وہ چارج آپ کو نہیں دیں گے اس لئے یہ کسی وقت پیش کروں۔

جناب سپیکر: اس نے ادھر سے چھٹی مانگی ہے سیکرٹریٹ سے کہ گیس والوں کی میٹنگ ہے اور وہ اس کو چیئر کرنے گیا ہے، اس Date کیلئے جو اس نے بتایا ہے، اس کو پینڈنگ کریں۔

Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib and Ms. Noor Sahar Bibi, to move their identical call attention notice No. 549 and 559. Noor Sahar Bibi.

محترمہ نور سحر: سر، اس کی کاپی نہیں ہے میرے پاس۔

جناب سپیکر: تو پھر کیوں؟

محترمہ نور سحر: سر، ڈیٹیل تو میرے پاس ہے لیکن کاپی مجھے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نہیں ملی ہے۔ سیکرٹریٹ کی طرف سے تو میرا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: اگر آپ کے پاس پوائنٹس ہیں، پوائنٹس سے وہ کریں۔

محترمہ نور سحر: سر یہ ۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی ڈاکٹر فائزہ رشید واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں واپس آ گئیں)

جناب عبدلالاکبر خان: جناب سپیکر! فائزہ صاحبہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: فائزہ صاحبہ کو تو ہم لے آئیں لیکن ان کی کافی Resentment ہے کہ ان کی بہت سی ریزولیوشنز اور موشنز جو ہیں نا، وہ اس طرح پینڈنگ پڑی ہوئی ہیں، کوئی ان کو ٹیبل نہیں کرتا اسمبلی کے فلور پر نہیں آتیں تو میری آپ سے درخواست ہو گی کہ آپ سیکرٹری صاحب کی ڈیوٹی لگائیں کہ جو بھی ان کی Pendancy ہے، وہ Sort out کرکے آپ برائے مہربانی ان کو پھر نمبر دے دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔ اس کی جو بھی پینڈنگ ہو، وہ نکال کرلے آئیں اور Next day پر وہ سب حاضر کریں۔ شکریہ جی۔ ان کو ایک کاپی دے دیں نا، کیوں نہیں ملی آپ کو جی؟

محترمہ نور سحر: اوس سر، را ئے کڑہ۔

جناب سپیکر: اچھا۔ بسم اللہ جی۔

محترمہ نور سحر: میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ ہر ماہ تمام صوبائی ملازمین سے بینوولنٹ فنڈ کی مد میں پیسے کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ گزشتہ حکومت نے کوہاٹ روڈ پر سرکاری ملازمین کیلئے بینوولنٹ پبلک سکول تعمیر کیا جسکی عمارت بھی سرکاری ہے۔ تمام ملازمین کے بچوں سے آدھی فیس اور ایڈمشن بھی لیا جارہا تھا لیکن اب نئے تعلیمی سال 2001 سے تمام ملازمین سے Full Fee اور ایڈمیشن کی مد میں مکمل چارجز لیے جارہے ہیں جس کی وجہ سے سرکاری ملازمین میں بے چینی پھیل

گئی ہے۔ سر، اس میں میں یہ کلیئر کرنا چاہتی ہوں کہ جب ان سے اس معاہدے کے تحت فنڈ کاٹا جار ہا تھا کہ ان سے آدھی فیس اور آدھا ایڈمشن لیا جائے گا تو انہوں نے اپنے وعدے کے مطابق کیوں وہ نہ کیا ہے؟ یہ تو غریب بندے ہیں، انہوں نے اسی وجہ سے اپنے بچوں کو داخل کیا ہے کہ ان سے آدھی فیس لی جائے گی اور آدھا ایڈمشن لیکن یہاں پر چارجز اتنے زیادہ کیوں لیے جارہے ہیں؟ اس میں میں آپ سے یہی ریکویسٹ کرونگی سر، اس میں میں ایک ریکویسٹ کرونگی کہ یا تو اسکو پرانے حال پر پھر کردیں کیونکہ یہ ملازمین غریب ملازمین ہیں، انکا کیا قصور ہے؟۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: اور یا یہ Suggestion ہے کہ اس میں یہ کردیا جائے سر کہ ان کو کسی انشورنس کمپنی کے ساتھ انشور کیا جائے تاکہ ان کی لائف انشورنس ہو جائے اور اس کو اس میں Convert کیا جائے، لائف انشورنس سکیم میں Convert کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب! یہ اس دن بھی پیش ہوئی تھی لیکن آپ کو پورا بریف نہیں کیا گیا تھا، ابھی کیا پوزیشن ہے جی؟

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: ہاں جی، بالکل ایسا ہے جی کہ اس کے اوپر چیف سیکرٹری صاحب کی سربراہی میں ایک میٹنگ ہوئی تھی اور Overall benevolent fund کے مختلف پراجیکٹس کا جائزہ لیا گیا جس میں یہ سکول بھی آیا اور اس کی کارکردگی بھی دیکھی گئی، تو جو Annual statements رکھی گئیں، اس میں یہ اندازہ ہوا کہ تقریباً 5.4 ملین Annual loss کر رہا ہے یہ سکول اور یہ Sustainable نہیں رہا تو Sustainable اگر نہیں ہے تو پھر تو مطلب یہ ہے کہ بند کرنا پڑے گا، لہذا پھر یہ اس پر سوچا گیا کہ ان کی فیسیں تھوڑی بہت Nominal enhance ہوں تو ابھی ٹیوشن فیس جو ہے، یہ کلاس 5th کی پانچ سو بیس روپے تھی، اس کو چھ سو چوبیس روپے کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح کلاس 6th کی جو تھی، یہ چھ سو اسی روپے سے آٹھ سو سولہ روپے، تو مطلب یہ ہے کہ مختلف سو سو، ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپے اس میں Enhancement ہوئی تو Very nominal ہے، اس میں اتنی کوئی بڑی چیز نہیں ہوئی ہے، اس سے یہ ہے کہ کم از کم اس کا جو Deficit ہے Annual، وہ کم ہوگا اور یہ سکول خود جو ہے Sustain کر پائے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ سکول اچھا ہے، اچھی کوالٹی کا سکول ہے؟

وزیر قانون: بس پاکستان کے باقی سکولوں کی طرح ہی ہے جی۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Ji Abdul Akbar Khan, to please move his adjournment motion No. 273 in the House, Abdul Akbar Khan.

جناب عبدلاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ سے صوبہ بھر میں پیدا ہوئی ہے۔ دیہاتوں میں اٹھارہ، اٹھارہ گھنٹے بجلی غائب ہوتی ہے، لوگ سو بھی نہیں سکتے اور اس طرح ٹیوب ویلز بھی بند پڑے ہیں، تمام لوگ پریشان ہیں، اس لئے کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج پاکستان کا تو میں نہیں کہتا لیکن اس صوبے کا سب سے Burning issue اس وقت یہ بجلی ہے، ٹھیک ہے شہروں میں تو لوڈ شیڈنگ چار گھنٹے یا تین گھنٹے یا پانچ گھنٹے ہوگی لیکن دیہاتوں میں تو اٹھارہ گھنٹے اور بیس بیس گھنٹے تک لوڈ شیڈنگ پہنچ چکی ہے۔ آپ یقین کریں کہ دیہاتوں میں لوگ سو بھی نہیں سکتے کیونکہ پندرہ منٹ کیلئے بجلی آتی ہے اور پھر دو دو گھنٹوں کیلئے غائب ہو جاتی ہے، وہاں پر جو زمیندار ہے، ٹیوب ویلز ہیں، وہ سارے بند پڑے ہوئے ہیں، لوگ بالکل کام نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت انتہائی اہم مسئلہ ہے اور اس پر ڈیٹیل ڈسکشن کی ضرورت ہے، تو میں درخواست کرتا ہوں حکومت سے کہ اس کو ایڈمٹ کرائے تاکہ اس مسئلے پر ڈسکشن کی جا سکے۔

جناب سپیکر: جی۔ آنریبل بشیر بلور صاحب، سینیئر منسٹر۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، میں ان کے ساتھ یہ بھی Add کرنا چاہتا ہوں کہ بدقسمتی یہ ہے کہ یہ ایک گھنٹہ بجلی آتی ہے، ایک گھنٹے بعد جاتی ہے اور اتنی Sparking ہوتی ہے کہ میرے پشاور میں دو جگہ پہ آگ لگی ہے، ایک آسیہ میں اور ایک موچی لڑے میں، پشاور قصہ خوانی کے پاس، تو سپیکر صاحب، لوگوں کی لاکھوں روپے کی جائیدادیں جل گئی ہیں اور ہمیں اعتراض نہیں ہے کہ اس پر ڈیٹیل بحث کی جائے اور ہر ایک آدمی اپنا نقطہ نظر بتائے اور ہم بھی Condemn کرتے ہیں اتنی زیادہ لوڈ شیڈنگ کو اور خاص کر ہمارا جو صوبہ ہے، بجلی ہم پیدا کرتے ہیں اور سب سے سستی بجلی ہم پیدا کرتے ہیں۔ آج بھی ہمارا وہ جو کہتا ہے کہ تربیلا میں بجلی کم ہے مگر جتنا ہمارے صوبے کا ڈیمانڈ ہے، اس سے زیادہ ابھی ہمارا تربیلا بجلی دے رہا ہے، تو چاہیئے یہ، آئینی حق ہمارا یہ ہے کہ 18^{th} amendment کے بعد پہلے بجلی ہم استعمال کریں ہم سے جو باقی بچ جائے وہ باقی صوبوں کو ملنی چاہیئے مگر اس کے باوجود ہماری بجلی

باقی صوبوں کو ملتی ہے۔ میں اس سے Agree کرتا ہوں اس پر ڈیٹیل بحث کی جائے اور اس کو ایڈمٹ کیا جائے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Is the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Member may be admitted for detail discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the adjournment motion is admitted for detail discussion under rule 73.

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اود ریرہ دا ایجنڈہ چہ لږه ختمه کړو نو بیا پرے راځو جی، تاسو تهولو ته۔

مسودہ قانون (منسوخی) خیبر پختونخوا ملازمت سے برخاستگی (خصوصی اختیارات) مجریہ 2011 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Removal from Service (Special Powers) (Repeal) Bill, 2011 under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you Sir. Sir, I beg to move that under rule 77 I may please be allowed to present before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Removal from Service (Special Powers) Ordinance (Repeal) Bill, 2011.

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce-----

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

وزیر قانون: سر، زه یو ریکویسٹ کوم۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیرقانون: مهربانی جی۔ زما به دا گزارش وی جی چه چونکه دیکښے په دے وخت کښے فیډرل گورنمنټ هم داRepeal کړے دے ، مونږه هم Repeal کول غواړو ، گورنمنټ هم دا فیصله کړے ده او چیف منسټر صاحب ته دغه لحاظ سره یو سمری چه Put up شوے وه ، هغهApprove کړے هم ده او دا ده چه Alternative Mechanism چه کوم زمونږه نور Efficiencyاو ډسپلن چه کوم رولز ریگولیشنز دی ، هغے کښے څه لږ ډیر کمے دے نو مونږه هغه گیپس او هغه Fill Loop holesکول غواړو نو لهذا دا به گورنمنټ پخپله هم Repealکوی خو After some timeدے وخت کښے مطلب دا دے چه دا به زه گزارش کوم چه یره دا دوئ واپس واخلی ، دے وخت کښے مونږه دا نه شو سپورټ کولے جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں تو صرف پیش کررہا ہوں، باقی تو Considerationاور Passageکا سٹیج بعد میں آئے گا۔

جناب سپیکر: ہاں جی، یہ تو Introduction stageہے نا، ابھی اگر-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، ابھی تو Introduceکرلیں نا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری یہ گزارش ہے۔

جناب سپیکر: آپ واپس لیتے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، میں یہ کہتا ہوں آنریبل منسٹر صاحب سے کہ فیڈرل لیول پر جیسے انہوں نے کہا کہ Already repeal ہو چکا ہے، میں سر سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ یقیناً Interestedہوگی لیکن اگر میں بھی اس کو Introduceکردوں اور اگر کل کو Consideration اورPassageکا سٹیج آتا ہے تو اس سلسلے میں بھی پھر ہم بات کر سکتے ہیں، تو سر میری یہ گزارش ہوگی کیونکہ میں نے ایک عرصے تک دیکھ لیا تھا کہ اگر گورنمنٹ لے آتی تو میں اس کو نہ لاتا۔ ابھی سر، گورنمنٹ سرونٹس کیلئے مسئلہ بنا ہوا ہے کہ 1973 کے جو Efficiency and Disciplinary Rulesہیں، وہ بھی Existکرتے ہیں اور یہ بھی Existکرتا ہے، تو فیڈرل لیول پر رضا ربانی صاحب نے اس کو Repealکروا لیا ہے۔ یہاں پر میری یہ گزارش ہے کہ اگر میں اس کو پیش کردوں Subsequentlyاگر گورنمنٹ اس کو خود لینا چاہے گی، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن At least یہ Introduceتو ہو جائے، میری یہ گزارش ہے سر۔

جناب سپیکر: خالی Introduction کی حد تک ہے تو پھر آپ The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Removal from Service (Special Powers) (Repeal) Bill, 2011? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; leave is granted. Now, Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Removal from Service (Special Powers) (Repeal) Bill, 2011.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you Sir. Sir I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Removal from Service (Special Powers) (Repeal) Bill, 2011.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت سروس ٹریبونل مجریہ 2011 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Service Tribunal (Amendment) Bill, 2011 under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Abdul Akbar Khan.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to ask for leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Service Tribunal (Amendment) Bill, 2011.

جناب عبدلاکبر خان: میں بھی جی اسرار خان کی طرح صرف اس کیلئے اجازت چاہتا ہوں، باقی اگر حکومت بیٹھ کر اس کو، کیونکہ یہ صرف ایک Word اس میں میں نے Delete کیا ہے، Final کا جو Word ہے وہ Delete کیا ہے لیکن پھر بھی میں۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: وہ تو ہے جی، وہ اسراراللہ گنڈاپور صاحب کی جو موشن تھی، وہ تو In principle ہم خود بھی کررہے ہیں، تو وہ تو اور چیز ہے، یہ تو We are not supporting this جی، اس کو تو ہم سپورٹ کرتے ہی نہیں ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک آدمی جو ہے کوئی بھی گورنمنٹ کسی بھی آرڈر یعنی کوئی فائنل آرڈر نہ بھی ہو Against any order، وہ سروس ٹریبونل جائے گا، اس کا مطلب

ہے کہ کسی بندے کے خلاف اگر انکوائری سٹارٹ ہونی ہے اور پہلے ہی انکوائری آفیسر مقرر ہو گا، اسی کو وہ چیلنج کرے گا، اسی کے اوپر وہ سروس ٹریبونل سے لیکر سپریم کورٹ تک جائے تو وہ گورنمنٹ جو ہے، وہ بالکل کھڑی ہو جائے گی، مطلب آگے یہ سارا نظام رک جائے گا تو ہم At the very outset اس کو Oppose کرتے ہیں اور اس کو سپورٹ نہیں کرتے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرے خیال میں منسٹر صاحب میری بات کو، میں جو امنڈمنٹ لا رہا ہوں، وہ بہت Simple amendment ہے۔ جناب سپیکر، بات یہ ہوتی ہے کہ اگر ایک اتھارٹی۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، جی بسم اللہ۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ پڑھ لیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): جی سپیکر صاحب، ماته اجازت دے ؟

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زه وایم عبدالاکبرخان صاحب چه کوم امنډمنټ راوستل غواړی، دا به کښېنو، لاء منسټر صاحب سره به کښېنو او دا به انشاءالله Settle کړو نو هغه وخت پورے د دوئ دا واپس کړی، مونږ به کښېنو، په دے باندے به خبره اوکړو او چه ضرورت وی نو انشاءالله دا به بیا مونږ Introduce کړو۔ زه ریکویسټ کوم چه دا د واپس کړی۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے پینڈنگ کر لیں۔

جناب سپیکر: یہ سیکرٹریٹ کیلئے بہت بوجھ بنتا ہے، Pendancy لمبی ہوتی جاتی ہے اور جس طرح اب انہوں نے شکایت کی۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): زه ریکویسټ کوم چه Withdraw کړی، هغه به Withdraw کړی، مونږ به خپلو کښے کښېنو، بیا چه څه مونږ جوړ کړو نو انشاءالله بیا به دوئ ته اووایو چه دا۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، تو پینڈنگ کرنا ہے، اگر حکومت مانتی ہے تو پھر ٹھیک ہے، پھر Next Private Member Day پر لے آئیں گے۔

سینئر وزیر (بلدیات): اس کو Withdraw کریں۔

Mr. Speaker. Okay, it is kept pending.

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا قواعد انضباط و طریقہ کار مجریہ 1988 میں ترامیم کیلئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move for leave of the House to introduce the amendments in the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you Sir. Sir, I beg to ask for leave of the House to present the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules (Amendment) Bill.

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce the amendments in the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the leave is granted.

آپ لوگ سمجھتے نہیں اس پر، کوئی آواز ہی نہیں آتی۔ اسرار اللہ خان

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: یو منٹ۔ ایک منٹ جی، اس پر گورنمنٹ کی وہ تو ہم نے نہیں لی۔

Israrullah Gandapur, to please move that the said amendments may be referred to the concerned Committee.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that the proposed amendments in the Bill may be referred to the concerned Committee.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Member in the Procedure and Conduct of Business Rules may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendments are referred to the concerned Committee .Item No. 14 & 15: Mr. Bashir Ahmad Bilour Sahib, honourable Senior Minister, to please move for leave of the House to introduce his amendments in the Provincial

Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Bashir Ahmad Khan Bilour Sahib

Mr. Bashir Ahmad Bilour {Senior Minister (Local Government): Thank you very much. Mr. Speaker Sir, I beg to move that the leave may be granted to amend the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

جناب سپیکر: تھوڑا سا میں یہ کردوں تو۔۔۔۔

سینئر وزیر(بلدیات): زه تاسو ته دا ریکویسټ کوم چه دا زه Putکوم دے هاؤس ته، ماته اجازت راکړئ چه زه ئے Putکړم۔

جناب سپیکر: او د ریږه چه زه موشن خو موؤ کړم کنه، د دغه د پاره۔

The motion before the House is that leave may be granted to the honorable Minister to introduce his amendments in the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rule, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the leave is granted.

(شور)

جناب سپیکر: صبر کریں۔ بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر(بلدیات): Speaker Sir, Thank you very much۔ زما دا ریکویسټ به وی چه دا کمیټۍ ته مونږ نه حواله کول غواړو او زمونږ دا ریکویسټ دے تاسو ته او دے هاؤس ته چه I wish to move that the rule may be adopted in suspension of rule 248. چه دا مونږ اوس اسمبلۍ ته Putکړو او دا مونږ پاس کړو چه په رولز کښے امنډمنټ اوشی جی او دا داسے ده چه په دیکښے صرف مونږ دا غواړو چه ټول پارلیمنټس سره دا اختیار شته چه چرته یو کس چه هغه جیل ته لاړ شی او په هغه باندے لا جرم ثابت شوے نه وی د هغه Production Orderکیږی د سپیکر په وینا باندے همیشه Production order کیږی او سړے چه راځی چرته نو په موقع باندے راشی او چه سیشن ختم شی نو هغه واپس جیل ته لاړ شی، نو زما دا ریکویسټ دے چه انسان دے ، سبا زه هم که وی، هر څوک، دا مونږ پولیټیکل خلق یو ، هر وخت جیل ته تلے شو نو زما دا خیال دے جی چه

تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ چه دا امنډمنټ مونږ اوکړو په پروسيجر کښے او نيشنل اسمبلئ کښے هم شته او په سينټ کښے هم شته، دا به ستاسو اختيار وی تاسو ته به ريکويسټ کوی پارليمانی ليډر يا هر يو ممبر نو ستاسو هغه اختيار دے چه تاسو Permissionورکوئ که نه ورکوئ نو زما به دا ريکويسټ وی تاسو ته چه هاؤس ته ئے Putکړئ چه دا مونږ Unanimousپاس کړو نودا زمونږ د Futureد پاره به ډيره ښه خبره وی۔

Mr. Speaker: Okay. The motion moved that the amendment in rules may be adopted in the suspension of rule 248. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment------

جناب محمد زمين خان: جناب سپيکر، په ديکښے زه عرض کوم-----

جناب سپیکر: دا سټيج نه دے کنه، سټيج د رنه خطا دے۔ Amendment proposed by the honourable Senior Minister is adopted.

(تالیاں)

قراردادیں

Mr. Speaker: Item Number 16: Ms. Munawar Sultana Bibi, to please move her resolution No. 546 in the House. Munawar Sultana Bibi

محترمہ منور سلطانہ: مائيک کار نه کوی۔ چونکہ پبلک اور تفریحی مقامات پر موبائل فون کے ذریعے فوٹو گرافی اور ویڈیو ایک وبا کی شکل اختیار کر گئی ہے جو اخلاقی، مذہبی اور معاشرتی برائی بنتی جارہی ہے جس کی وجہ سے آئے روز مسائل جنم لے رہے ہیں اور شریف لوگوں کو تنگ کیا جاتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ڈرائیونگ کے دوران موبائل پر پابندی کی طرح پبلک اور تفریحی مقامات پر موبائل کے ذریعے سے فوٹو گرافی اور ویڈیو بنانے پر پابندی لگانے کی قانون سازی کی جائے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپيکر، هاؤس د دے مخالفت کوی که نه کوی خو په ديکښے ليکی "ڈرائیونگ کے دوران موبائل" نو سر زما خپل ايکټ دے، په هغے باندے پابندی ده نو چه يو ايکټ شته دے، لاء شته دے نو په هغے کښے بيا ريزوليوشن نه دغه کيږی، باقی به مياں صاحب دغه اوکړی جی۔

Mr. Speaker: From government side, honourble Mian Iftikhar Husain Sahib.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، دا سے دہ چہ د ډرائیونگ په دوران کښے خو د موبائل استعمال بند دے ، دا قانون جوړ دے ، دا ډیرہ عجیبه خبره ده چه په پارک کښے به فوټوان نه اوباسے نو دا به کوم ځائے اوباسی، د فوټوانو بل ځائے شته؟ دا خو ډیرہ عجیبه خبره ده چه په موبائل زه فوټو نه اوباسم، د ځوئے سره به یم، د لور سره به یم، ښځے سره به یم ، ورونړه به یو، دوستان به یو نو دا به څنګه وی چه فوټو به نه اوباسو، اوس به په دے هم خلق ګرفتارویٔ؟ دا خو ډیرہ عجیبه خبره شوه۔ غلط استعمال د هر څیز کیدے شی خو دا خبره چه ته به په غلط انداز باندے مطلب دا دے د هغے یو بهانه جوړوے نو عام پبلک ته به نقصان رسوے نو غلط به د شمار درے څلور کسان وی او ته به لکهونو خلقو ته مشکل جوړے ، اخر خلق به ځی څنګه او غټه کیمره به آزاده وی خو په موبائل فوټو ګرافی بند۔ دا سے ده جی چه په پارکونو کښے خلق فوټوان اوباسی، دا یوه خبره ده چه که فرض کړه غیر اخلاقی انداز کښے څوک وی، پولیس ته وئیلے شی، رپورټ درج کولے شی، هغه ټائم کښ ئے نیوے شی خو دا خبره چه Overall بس هرڅه بند، نو هر څه بند خو په هر څیز کښے خرابے شته، کمپیوټر غلط استعیمالیږی، بند ئے کړئ، سنیما غلطه استعمالیږی، بند ئے کړئ په دے ځائے کښے هم ښے او خرابے خبری کیږی، بند ئے کړئ، د هر څیز خپل علاج دے ، څنګه چه د ډرائیونګ دوران کښے واقعی د ایکسډنټ خطره ده نو په دے بنیاد باندے بند دے ، نور په دا سے ځایونو کښے ، عوامی ځایونو کښے په دے پابندی نه ده پکار، بلکه دا نور هم Facilitate کول غواړی، دا خو ذریعے دی یو څو چه خلق پرے د یو بل سره او د ځان سره نښے ساتی ۔ زما دویٔ ته خواست دے چه دا د یو څو خبرو د پاره Attraction خو ضرور لری خو دا پبلک ته نقصان ورکوی او خلقو ته یو قسم پابندی ده، دا پکار نه ده۔

جناب سپیکر: جی بی بی۔

محترمه منور سلطانه: زه د Misuse خبره کومه چه دا د جینکو اوباسی او بیا د هغوی سره Blackmailing کیږی او د هغوی زندګی تباه کیږی او د شمنیانے جوړیږی نو

په هغے باندے د پابندی وی او هغے له د سزا مقرر کړے شی۔ دا کوم حالات چه روان دی، تاسو اوګورئ نن اخبارونو کښے هم راځی او د هغه جینکو سره Blackmailing کیږی او هغه د خاندان د بدنامئ باعث جوړیږی نو په هغے باندے د سخته پابندی اولګی او دغه خلقو له سزا د مقرر شی او قانون د جوړ شی چه د هغوی د پاره د سزا مقرر شی او جرمانه د پرے کیښودے شی۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب! دا بی بی بل څه وائی کنه، که داسے -----

وزیر اطلاعات: دا ډیره اهم خبره ده، دا ټولے زمونږ خویندے میندے دی، دا خبره کول چه څوک به جینئی Blackmail کوی، ډیره د افسوس خبره ده، داسے ممکن نه ده چه څوک به په دے بنیاد باندے، هلته خلق د حیا عزت په دوران کښے څوک Blackmail کوی نه، داسے ځائے ته دڅوک نه ځی چه د Blackmailing ځائے وی، داسے حرکت د څوک نه کوی چه Blackmailing وی خو دا ممکن نه ده چه په پارک کښے به خلق ګرځی او فوټو به اوباسی، دا به Blackmailing وی، دا خو زه په وړومبی ځل دا خبره اورم چه په دے طریقه به Blackmailing کیږی۔ داسے خبره کول، دا خو زمونږ د معاشره ډیر ه تنزل طرف ته روانه ده، دومره خرابتیا په دے انداز کښے نشته، د خدائے فضل دے دا زمونږ د پښتنو معاشره ده چه په دیکښے د مور خور د احترام خیال شته، د ښځے د احترام خیال شته، ښځه چه په خپل ځائے او په خپل حدود کښے وی، سړی ورله د هغے نه زیات عزت ورکوی۔ زمونږ معاشرے ته کریډیټ پکاردے، مونږه خپلو خلقو ته شاباشے ورکوؤ چه هغوی د پردو ښځو عزت داسے ساتی لکه د خپلو ښځو غوندے، زمونږه معاشره د خدائے فضل دے ډیره پاکه او ډیره پاکه ده۔

جناب سپیکر: دا بی بی! د هاؤس نه به تپوس کومه، که تاسو ئے نه Stress کوئ، واپس اخلئ؟

محترمه منور سلطانه: جی، زه واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Thank you. Syed Jafar Shah Sahib, to please move his resolution No. 554; not present, withdrawn.Uzma Khan Sahiba, Mohtarma Zarqa Bibi-----

Ms. Uzma Khan: Thank you, Mr. Speaker.

<u>Mr. Speaker:</u> to please move their joint resolution No. 543 in the House.

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پاکستان میں کرکٹ کی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے ہاکی کی بجائے کرکٹ کو قومی کھیل کا درجہ دیا جائے۔

جناب سپیکر، زه لږ په دے باندے ډیټیل وئیل غواړم۔ یو خو مونږ ډیره غریبه صوبه یو او هاکی زمونږ داسے Expensive کهیل دے چه هغه که باره کهلاړیان لوبے کوی نو باره هاکیانے پکار وی، که چوبیس کوی نو چوبیس هاکیانے پکار دی، جناب سپیکر، دومره ارزان شان ګیم په یو بیټ او بال باندے چوبیس کسان لوبے کوی۔ بل د دومره مقبولیت اندازه دے نه اولګوئ چه زمونږ پرائم منسټر چرته هم د هاکئ فائنل له بهر نه دے تلے او د کرکټ فائنل د پاره هغه جی انډیا ته لاړو او بل دا چه په روژه ماتی کبنے روډونه دومره سنسان نه وی پراته څومره چه د کرکټ میچ دوران کبنے پراته وی، نو زما به تاسو ته خواست وی او Specially سپورټس منسټر ته چه هغه زما سپورټ اوکړی په دیکبنے او د دے مقبولیت ته اوګوری چه دا ریزولیوشن Unanimously پاس کړی جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, honourable Minister Sports.

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، اودریږه بی بی! هغه واخلو بیا به ته اووائے۔ جی جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> Thank you very much۔ جناب سپیکر، یہ بہت اہم بات انہوں نے کی ہے، یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے، ایک زمانے سے ہمارا قومی کھیل چلا آ رہا ہے اور ہمارے بہت بڑے کارنامے ہیں ہاکی کے اندر اور ہاکی وہ گیم ہے جس میں ہم نے بہت ساری ٹرافیاں اور ورلڈ کپ جیتا ہے، اس میں ہم نے کونسے کارنامے کئے ہیں کہ آج کرکٹ کو قومی کھیل قرار دیا جائے؟ ہم اس کی بھرپور مخالفت کرتے ہیں جی، یہ بالکل ایسی بات نہیں ہے، نہ ہی ہونی چاہیئے کیونکہ کوئی ہمارا کارنامہ نہیں ہے، ایک ہی کارنامہ ہے کہ وہاں میچ فکسنگ ہوتی رہی ہے، ہمیں پوری دنیا میں بدنام کیا جاتا رہا۔ کوئی بڑا کارنامہ نہیں

ہے ہماری ہسٹری میں، لہذا میں سمجھتا ہوں کہ قومی کھیل جو ہمارا ہاکی ہے، ہاکی رہنا چاہیئے اور میں پرزور اس کی مخالفت کرتا ہوں، جناب سپیکر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: لږ اودریږه یو منټ، هغے پسے۔ شگفتہ ملک بی بی۔ اس کے بعد آپ۔

محترمہ شگفتہ ملک: ډیره مننه۔ سپیکر صاحب، دے عظمیٰ بی بی چه کوم قرارداد پیش کړو، زه خو دا وایمه چه دا دوئ کومه خبره کوی چه د هاکئ په ځائے کرکټ، مونږ جی د دے سره بالکل هم اتفاق نه کوؤ ځکه چه کرکټ چه دے دا خو د فرنګیانو یوه لوبه ده او هاکی چه ده، دا زمونږ قومی لوبه ده نو په دے لحاظ سره مونږ دا وئیلے شو چه یره د هاکئ د پرمختګ د پاره د مونږ داسے Activities اوکړو چه د دے د پاره خلق زیات نه زیات راشی، شائقین زیات شی، دیکښے انټرسټ واخلی۔ بل دا ده چه دوئ دا خبره کوی چه دا د قومی شی نو دا خو قومی ایشو ده، دا خو د صوبے ایشو نه ده۔ بل سپیکر صاحب، ستاسو توجه دے طرف ته را ګرځول غواړم چه پرون په لاهور کښے ورلډ سپورټس یو کانفرنس Hold شوے وو او په هغے کښے پیښور چه دے، هغه هغوی City of players ډیکلیئر کړے ده نو زما په خیال دا هم ډیره د خوشحالئ خبره ده او د دے 'مین' وجه دا ده چه کله نیشنل ګیمز شی نو په هغے کښے زیات نه زیات پینځه زنانه زمونږ Young players چه دی، د هغوی Participation شوے وو نو ځکه دے ته City of players درجه ورکړے شوے ده او په دیکښے یو فیډریشن چه کوم جوړ شوے دے، په هغے کښے زمونږه امجد عزیز صاحب د دے سیکرټری او د دے نه علاوه زمونږ کاشف الدین چه دے، هغه ایسوسی ایټ سیکرټری او ایګزیکټیو زمونږ چه کوم دے نو هغه اعجاز صاحب مقرر شوے دے نو هغوی ته د زړه د کومی نه مبارکباد ورکوم۔ دا ډیره د خوشحالئ خبره ده چه د پیښور Activities چه کوم دی، هلے ځلے چه دی، هغه دومره د ستائینے وړ دی۔

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی بی بی، نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، انہوں نے بات کی ہے کرکٹ کے حوالے سے، جناب سپیکر صاحب، میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہاکی چونکہ ہمارا ایک قومی کھیل ہے اور میں اس کے حق میں ہوں کہ ہاکی ہی ہمارا قومی کھیل رہے لیکن جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے یہ بات اعلیٰ حکام تک پہنچانا چاہتی ہوں کہ ہاکی کے جو Players ہیں، ان کو اچھی سے اچھی Techniques دی جائیں، ان کو اچھے اچھے Coaches دیئے جائیں اور کرکٹ کے بارے میں تو جناب سپیکر صاحب، جب بھی ہماری کرکٹ کی ٹیم باہر جاتی ہے، تمام مائیں، بہنیں اور بھائی اور باپ جو ہیں، وہ مصلے لیکر بیٹھ جاتے ہیں کہ ہماری کرکٹ ٹیم اب ہمیں کوئی خوشخبری سنائی گی لیکن خوشخبری کی بجائے وہ وہاں سے پیسہ لے کر آ جاتے ہیں اور ہمارے سر پہ ذلت کا جو طوق ہوتا ہے، وہ ڈال دیتے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ خاص کر ہمارا جو صوبہ ہے جو کہ دہشت گردی سے جس قدر متاثر ہوا ہے لیکن میں پھر بھی آفرین کہتی ہوں خیبر پختونخوا کے تمام بچوں پہ، تمام جتنے بھی ہمارے کھلاڑی ہیں کہ انہوں نے بہت ہی ایسے حالات میں اپنی جو Activities ہیں، کھیل کے میدان میں انہوں نے Prove کی ہیں اور جناب سپیکر صاحب، خیبر پختونخوا ایک ایسا علاقہ ہے کہ جس نے بہت سخت حالات میں بھی بہت اچھے اچھے کھلاڑی پیدا کئے ہیں، جنہوں نے پورے پاکستان کا نام روشن کیا ہے اور جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ یہاں خیبر پختونخوا کو زیادہ Attention کی ضرورت ہے کیونکہ یہ مٹی جو ہماری ہے، وہ بہت زرخیز ہے اور اس کو زیادہ توجہ دینے کی جناب سپیکر، ضرورت ہے۔

Mr. Speaker: Syed Aqil Shah Sahib, honourable Minister for Sports and Culture.

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل وثقافت): شکریہ سپیکر صاحب۔ جو قرارداد میری بہن لے کے آئی ہیں جی، اس میں پہلی بات جو انہوں نے یہ کہی کہ کرکٹ ہاکی سے سستی گیم ہے، میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ کرکٹ ہاکی سے دس گنا زیادہ مہنگی گیم ہے اور پھر یہ کہ کرکٹ کو قومی کھیل قرار دیا جائے، یہ اس اسمبلی کے مینڈیٹ میں نہیں ہے، یہ چونکہ آپ نے خود قومی کھیل کا تذکرہ کیا تو یہ قومی اسمبلی میں اٹھانی چاہیئے، یہ بات۔ بہر حال ہاکی ایک عرصے سے Pre- partition ہمارے ملک میں کھیلی جارہی ہے اور ہاکی میں ہم نے لاتعداد اولمپکس گولڈ میڈل جیتے اور لاتعداد ورلڈ کپس ہم جیت چکے ہیں۔ کرکٹ جیسا کہ آپ کو بتایا گیا، یہ ہمارا قومی کھیل اس لئے نہیں ہے، کرکٹ جیسا کہ یہاں پر شگفتہ بی بی نے بات کی، یہ انگریز لیکر آئے تھے، ہاکی Pre-partition game ہے اور اس میں آل انڈیا کے ٹائم پر آپ نے بہت نامور Players پیدا

کئےاور آپ نے ساری دنیامیں نام روشن کیا۔ میرا نہیں خیال کہ اس وقت کوئی ایسی ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ ہم ہاکی کو قومی کھیل نہ سمجھیں اور کرکٹ کو قومی کھیل بنا دیا جائے، میرا نہیں خیال کہ میں اس کی حمایت کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی بی بی عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: جی اگر ہاکی اتنی Important ہے تو مجھے عاقل شاہ صاحب بتائیں کہ انہوں نے ہاکی کے کتنے میچ Hold کئے ہیں یہاں پہ پشاور میں آج تک؟ جب سے ان کو منسٹری ملی ہے، ہاکی کے فروغ کیلئے انہوں نے کیا کیا ہے؟ سر، جب ان کو اتنی Importance معلوم ہے ہاکی کی تو ہاکی کیلئے انہوں نے پشاور میں کیا کیا ہے، میں نے تو سنا بھی نہیں کہ پشاور میں ہاکی کا کوئی میچ ہوا ہو؟

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it; the resolution is dropped.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: او د ریږه جی چه دا ایجنډا ختمه شی، Uzma Khan Bibi, to please move her resolution No. 556۔ او د ریږه چه دا ختم شی، دا په ایجنډا باندے لا یو ریزولیوشن بل پروت دے بی بی۔ اوس به دا مرحله لاړه شی، ولے زمونږه تا سو۔۔۔۔۔۔جی بی بی، عظمیٰ خان بی بی۔

محترمہ عظمیٰ خان: جی جی۔ چونکہ پبلک ٹرانسپورٹ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: سیریس پلیز۔ یہ بی بی ریزولوشن پیش کر رہی ہیں، آپ مہربانی کر کے اس طرف توجہ دیں۔ جی بی بی۔

محترمہ عظمیٰ خان: چونکہ پبلک ٹرانسپورٹ میں گانے بجانے اور ویڈیو فلمیں چلانے کی وجہ سے باپردہ خواتین کو شدید شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں گانے بجانے اور ویڈیو فلمیں چلانے پر پابندی عائد کی جائے۔

سپیکر صاحب، تا سو به جی که پبلک ټرانسپورټ کښے سفر نه وی کړے خو چرته تاسو دے بسونو کښے کښینئ او لاهور او یا چرته یو ځائے پورے

لا ړشئ نو خلق تا سو ته پته ده ، د خپل پلار سره نا ست وی ، ورور سره نا ست وی ، دا د پښتو فلمونو عجیبه عجیبه ګانے لګیدلے وی چه ورته وینا کوی نو کنډیکټر جهګړه کوی ورسره بیا جی او هغوی وائی چه که تا سو په دے بس کښے نه یئ خوشحاله په بل کښے لا ړشئ ، نو په دے باندے خا مخا څه ایکشن د واغستے شی ، زه به میاں افتخار صاحب ته ریکویسټ کوم چه خا مخا هغه Favour او کړی جی۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔آپ نے مجھے اس پہ پھر دوبارہ بولنے کا موقع دیا۔جناب سپیکر صاحب، آزادی جو ہے تو وہ ہر ایک بندے کا اپنا حق ہے اور جو ڈرائیور ہے یا کنڈیکٹر ہے، ڈرائیور اگر کچھ گانا بجانا کر کے اپنے آپ کو، کیونکہ وہ اس وقت ٹینشن میں ہوتا ہے جناب سپیکر صاحب، گاڑی چلا رہا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ 65 یا 40 لوگوں کی جانیں جو ہیں، تو اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔جناب سپیکر صاحب، جو لوگ نہیں سننا چاہتے تو وہ اپنا دھیان ہٹادیں جناب سپیکر صاحب، میں تو اس کے حق میں نہیں ہوں کہ کسی کی آزادی کو سلب کیا جائے اور جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کان میں روئی ڈال لیں؟

محترمہ نگہیت یاسمین اورکزئی: نہیں جناب سپیکر صاحب، اب تو یہ ایم ایم اے کی گورنمنٹ بھی نہیں ہے کہ جس میں انہوں نے گانا بجانا اور وہ جو آپ کو پتہ ہے کہ جا کے ٹیپ ریکارڈر اور سارا کچھ بسوں سے اتار لائے تھے، تو جناب سپیکر صاحب، ہر بندے کو آزادی سے جینے دیا جائے اور آزادی سے جو ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یو منټ تا سو۔ جی ، جا وید عبا سی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں سمجھتا ہوں سر کہ یہ جو بنیادی حقوق ہیں، یہ اس کے خلاف بات ہے۔اگر مفتی کفایت اللہ صاحب کوئی بات نہیں سننا چاہتے، بس میں بیٹھے ہوئے یہ پچاس آدمی جو سننا چاہتے ہیں، ان کو یہ حق سے محروم نہیں کر سکتے، لہذا یہ اگر ہم اس طرح ہر چیز پر پابندی لگائیں، آگے ہمارا معاشرہ جناب سپیکر، یہ کسی اور طرف لے جا رہے ہیں۔ہاں اگر کوئی ایسی چیز ہے جو Objectionable ہے،

کوئی فلم ایسی ہے جو Objectionable ہے، اس کیلئے تو بات کی جا سکتی ہے اور ان کو روکا جا سکتا ہے لیکن ویسے لوگوں کی خواہش ہوتی ہے، لمبے سفر کیلئے گاڑی جاتی ہے، چار چار گھنٹے کا سفر ہے، اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ڈاکو منٹری مووی دیکھنا چاہتے ہیں تو ڈاکو منٹری مووی دکھانی چاہیئے۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ نعتیں سننا چاہتے ہیں تو نعتیں سننے کی بھی اجازت ہونی چاہیئے۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ جناب سپیکر، تلاوت، اگر وہ تلاوت سننا چاہتے ہیں تو تلاوت کی اجازت ہونی چاہیئے اور اگر وہ ہمارے کسی بڑے Musician راحت فتح یا کسی اور سنگر کی کوئی آواز سننا چاہیں تو اس کیلئے بھی آزادی ہونی چاہیئے، تو اس لئے ہم اس کی بھرپور مخالفت کریں گے، اس بات کی کہ ایسی بات نہیں ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میرے خیال میں جاوید بھائی نے یہ زحمت گوارا نہیں کی کہ وہ قرارداد کے الفاظ پڑھ لیں۔ قرارداد کے الفاظ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہیں؟ ہماری مائیں اور بہنیں الحمد للہ پردہ دار بھی ہوتی ہیں اور وہ جب ایسی چیز دیکھتی ہیں جو مخرب اخلاق ہو اور جو جنسی جذبات کو اجاگر کرتی ہو، جس سے فحاشی پھیلتی ہو (قہقہہ) تو یہ اس کا حق ہے کہ وہ اپنے دائرے میں رہ کر یہ بات کہے کہ ایسی بات میں نہیں دیکھنا چاہتی جو میرے عقیدے کے مطابق نہیں ہے یا میرے کلچر کے مطابق نہیں ہے۔ اب اگر یہ لوگ گانا سننا چاہیں تو اپنے گھروں میں سنیں، یہ تو پبلک پراپرٹی کی بات کرتے ہیں، Public Place کی بات کرتے ہیں، Public Place میں نو آدمی ایک بات پہ متفق ہو جائیں اور دسواں آدمی اس سے متفق نہیں ہوتا تو اس دسویں کے احترام میں ان کو خاموش رہنا ہوگا۔ آپ اپنے گھر میں گانے سنیں، آپ اپنے گھر میں ناچیں، آپ اپنے گھر میں کودیں لیکن جہاں پبلک مقام پر جائیں گے تو یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے، یہاں گانا بجانا اور فحاشی کی اجازت نہیں ہوگی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔ مفتی جانان صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: اور مجھے معاف کیجئے، آپ کی اکثریت ہے جناب سپیکر، اے این پی کی اکثریت ہے اور اس طرح اکثریت اے این پی کی ہے اور پیپلز پارٹی کی ہے اور یہ سب باتیں عوام کو جائیں گی اور پھر ہم دوبارہ عدالت میں جائیں گے اور یہ بتانا لوگوں کو ضروری ہوگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زه جی دا وایم کنه چه دا ممبران د لاړشی جی، هغه گاډی کښے د سفر اوکړی، که دوئ دا مناسب او کنړلو چه فلانے فلم د او چلیږی اود چلیږی جی ، یو پښتون ، مسلمان نه وروستو جی پختون سړے هغه نه شی برداشت کولے چه سړی سره د یوه زنانه ناسته وی، هغه فلم د لگیدلے وی او هغه د گوری جی۔ دا اسلامی جمهوریه پاکستان دے جی، دا داسے نه ده چه په دیکښے مکمل آزادی ده چه د چا څه زړه غواړی هغه به کوی۔ که سړے گډیږی نو په کور کښے د گډ شی، که سړے ناچ کوی کور کښے د ناچ اوکړی، هلته زنانه ناسته وی، خویندے ناستے وی، میندے ناستے وی، د هغوی مخکښے د هر څه یو سړے داسے کوی جی؟

جناب سپیکر: منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ میں سر ایک ریکویسٹ اس سلسلے میں کرتا ہوں کہ اس چیز کو اتنا Light نہیں لیا جائے یہاں پہ صرف جو محترمہ بیان کر رہی تھیں سر، یہ تو ٹھیک ہے کہ یہ ہر جگہ پہ گانا سن سکتی ہیں اور جا بھی سکتی ہیں لیکن ایسی خواتین بھی ہیں جو برقعوں میں پھرتی ہیں اور اپنی عزت کا خیال رکھتی ہیں سر، ان کی تعداد کا ذرا آپ سوچ لیں سر کہ ان لوگوں کی تعداد زیادہ ہے یا ان جیسے لوگوں کی سر؟ تو سر، میری یہ سوچ ہے کہ ان کا ذرا وہ خیال کریں اور یہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے سر۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، واقعی منور خان صاحب نے جو بات کی ہے کہ میں جہاں جاؤں، میرے دل میں کوئی چور نہیں ہے، میں جہاں جاتی ہوں، اگر گانا سننے کیلئے بھی جاؤں گی، گانا دیکھنے کیلئے بھی جاؤں گی اور جو اتنے چینلز ہیں جو ہمارے ملک میں چل رہے ہیں تو ان کو میرے بچے دیکھتے ہیں، ان کو میں دیکھتی ہوں، ان کو میرے گھر والے دیکھتے ہیں جناب سپیکر صاحب، اور جو بات ہے، جو بات انہوں نے کی ہے جناب سپیکر صاحب، تو ان کے دور میں جناب باقاعدہ رقص و موسیقی کی محفلیں ان کے ایوانوں میں سجتی تھیں، جناب سپیکر صاحب، ان کے تو ایوانوں میں سجتی تھیں اور یہ باقاعدہ جاتے تھے اور ان کے بڑے رقص و موسیقی کی محفلیں سنتے تھے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، اس وقت بات ہو رہی ہے، ایک تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے یہ ریکویسٹ کروں گی کہ مفتی کفایت اللہ صاحب نے جو بات کی ہے کہ جنسی جذبات کو اجاگر کرنا، ایک تو اس کو حذف کیا جائے ان کے الفاظ سے۔

دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، میں نے آزادی کی بات کی ہے، ایک کنڈیکٹر ہے اس کو بھی آزادی ہے، ایک ڈرائیور ہے وہ بھی اس ملک میں آزاد شہری ہے، اس پہ ہم قدغن نہیں لگا سکتے۔ یا تو ایک قانون پاس کر دیا جائے کہ ایسا نہیں ہوگا اور اگر اس قانون کی کوئی خلاف ورزی کرے تو پھر تو ٹھیک ہے لیکن ہر بندے کو یہاں جینے کیلئے، کیونکہ یہ پاکستان ہے اور پاکستان میں ہر شہری، چاہے وہ کنڈیکٹر ہے، چاہے وہ ڈرائیور ہے، چاہے وہ ٹرک ڈرائیور ہے، چاہے وہ مزدور ہے، ان کو زندہ رہنے کیلئے آزادی حاصل ہے تو اس لئے میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہر بندہ آزادی کے ساتھ رہنا چاہتا ہے یہاں اس ملک میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی قلندر لودھی صاحب۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: رہنا چاہتا ہے جناب سپیکر صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں نے بہنوں کی باتیں سنیں، بھائیوں کی باتیں سنیں، یہ بڑا Respectable House ہے، ہم سب مسلمان ہیں، ہمیں خوف کرنا چاہیئے آخرت کا بھی، ہر چیز کو گپ شپ میں، مذاق میں اپنے گناہوں میں اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی کی پرسنل زندگی ہے، وہ جیسے گزارتا ہے، وہ جانے اس کا اللہ جانے، گناہ کی تبلیغ کرنا کسی کو اجازت نہیں ہے، نہ دین میں ہے، نہ اخلاق میں ہے، نہ یہ ہونی چاہیئے۔ وہ چیز جو Positive سوچ ہے، اس کو ہم پروموٹ کرتے ہیں اور جو Negative سوچ ہے اس کو ہم Reject کرتے ہیں اور اس میں زیادہ اس کو Highlight اور اس پہ زیادہ ڈیبیٹ میں نہیں جانا چاہیئے۔ پہلے ہم مسلمان ہیں اور ہر بات کو اخلاق کے دائرے میں رکھنا چاہیئے۔ میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کا موقع دیا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اسرار اللہ خان۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر، میں اس میں امنڈمنٹ لاتا ہوں، سر، میں اس میں امنڈمنٹ لاتا ہوں اگر مجھے اجازت دی جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اسرار اللہ خان۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر، میری یہ گزارش ہے کہ اگر اس کے Contents کو دیکھا جائے، یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں، اگر سر ہم اس میں یہ کر دیں کہ اخلاق باختہ گانے بجانے اور ویڈیو فلمیں چلانے پر پابندی عائد کی جائے تو میرے خیال میں یہ پھر بہتر ہو گا، With amendment کر لیں سر۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it; the resolution is dropped. Mufti Kifayatullah Sahib, to please. ۔ہاں ابھی جوائنٹ آ گیا نا

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہں ؟

جناب عبدالاکبر خان: میں یہ پہلے کرتا ہوں۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: اس کے بعد کر لیں نا۔

Mr. Speaker: Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his joint resolution.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہ میرے خیال میں یہ بہت زیادہ نام ہیں، اگر نام سارے آپ پڑھ لیں۔

مفتی کفایت اللہ: ہاں میں نام لے لیتا ہوں۔ یہ قرارداد مولانا فضل الرحمن صاحب پر خود کش حملوں کی مذمت پر مبنی ہے اور اس میں میرے ساتھ شامل ہیں: جناب بشیر احمد خان بلور صاحب، میاں افتخار حسین صاحب، جناب عبدالاکبر خان، جناب جاوید عباسی صاحب، حاجی قلندر خان لودھی صاحب اور جناب محمد علی خان صاحب۔

شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ ایوان قائد جمعیت علمائے اسلام اور قومی اسمبلی میں خصوصی کمیٹی برائے کشمیر کے چیئرمین مولانا فضل الرحمان پر چارسدہ اور صوابی میں ہونے والے خودکش حملوں کی پرزور مذمت کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ مولانا فضل الرحمن مضبوط وفاق پاکستان کی علامت ہیں اور ملک میں بندوق کی بجائے پارلیمانی جدوجہد کے ذریعے اسلامی نظام کے داعی ہیں۔ ان پر حملہ مضبوط وفاق پاکستان اور اسلامی نظام کی دعوت پر حملہ ہے اور یہ ایوان قرار دیتا ہے کہ خودکش حملے کرنے والے اسلام دشمن اور ملک دشمن عناصر اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہوں گے اور اسلام اور پاکستان کیلئے مولانا فضل الرحمان کی پارلیمانی اور غیر پارلیمانی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ سپیکر صاحب، اس میں ایک نام اسرار اللہ خان گنڈاپور کا بھی ہے، اس کو بھی شامل کیا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the joint resolution moved by the honourable Members, Ministers may be passed? Those who are in favour of it may 'Yes' and those against it may say 'No'.
Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously. Mr. Abdul Akbar Khan, to please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع مردان کے جن علاقوں میں سوئی گیس نہیں ہے اور جن کا وعدہ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے کیا تھا، ان علاقوں کو: یونین کونسل کاٹلنگ، کٹی گڑھی، ساول ڈھیر، بخشالی، گجرات، چھار گلی، رستم، پلوڈھیری، مچی اور بازار کو خصوصی طور پر سوئی گیس فراہم کی جائے تاکہ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کا وعدہ پورا ہو سکے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Voices: Yes.

(قطع کلامیاں)

جناب احمد خان بہادر: سپیکر صاحب، زه يو خبره كومه چه د مردان ټولے علاقے پكښے راشي۔

جناب سپیکر: نو د وئ خو مردان او ښودلو كنه، ټول مردان بنائي۔

جناب احمد خان بہادر: سپیكر صاحب، خو----

جناب سپیکر: مردان ئے ټول او ښودلو جي ----

جناب احمد خان بہادر: ټول مردان ئے ياد نكړلو، خپله حلقه ئے ياده كړله۔

جناب عبدالاکبر خان: انہوں نے ریزولیوشن نہیں پڑھی، میں دوبارہ پڑھتا ہوں تاکہ یہ سمجھ لیں۔

جناب سپیکر: دوبارہ پڑھیں، Repeat کریں تاکہ یہ -----

جناب عبدالاکبر خان: یہ اسمبلی صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع مردان کے جن علاقوں میں سوئی گیس نہیں ہے اور جن کا وعدہ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے کیا تھا، ان علاقوں کو، اور پھر میں نے یونین کونسلز کے نام لیے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House-----

جناب احمد خان بہادر: سر، زہ یو دوہ منتہ خبرے کول غواړم۔

جناب سپیکر: احمد خان بہادر صاحب۔

جناب احمد خان بہادر: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، دا قرارداد کہ تاسو اوګورئ، دوئ یو خبرہ کوی "جس کا وعدہ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے کیا تھا"۔ جناب والا، ډیرہ علاقہ داسے هم دہ چہ د هغے وعدہ بی بی نہ وہ کړے، مونږہ د هغے ټولے د پارہ وایو چہ هغے تہ د ګیس راشی جی۔

جناب سپیکر: دا خو ټول دغہ کوی کنہ۔

جناب احمد خان بہادر: جناب والا، دوئ پکښے دا الفاظ راوستی دی چہ "جس کا وعدہ بی بی نے کیا تھا" -----۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، یہ میری ریزولیوشن ہے اور اس میں میں نے ضلع مردان کا لفظ استعمال کیا ہے کہ ضلع مردان کے جن علاقوں میں، تو اس میں سارے وہ علاقے آگئے جن میں سوئی گیس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ Specifically احمد خان بہادر صاحب، میں خود بھی اس جلسے میں موجود تھا۔

جناب احمد خان بہادر: جی زہ یو ګزارش کومہ، دا د اووائی چہ پہ مردان کښے پہ کومہ علاقہ کښے چہ ګیس نشتہ دے، هغہ ټولو تہ د ګیس راشی، دغہ ترینہ لرے کړئ جی ځکہ چہ بی بی بہ د یو څو علاقو وعدہ کړے وی، د ټولو ئے خو نہ دہ کړے۔ زمونږ خواهش دا دے چہ ټول مردان تہ د سوئی ګیس راشی۔ جناب والا، دغہ لږ ئے ٹھیک کړئ جی، مونږ ټول ئے سپورټ کوؤ جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، اس میں ہمارے علاقے بھی شامل کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، یہ میری ریزولیوشن ہے، اس کو پیش کریں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honorable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed by majority.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔ یہ سی آر بی سی کا، دا چا پیش کړے دے؟ جی اسرار اللہ خان، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر میں مشکور ہوں۔ سر، اس پر حافظ اختر علی صاحب کے دستخط ہیں، مفتی کفایت صاحب، جناب قلندر خان لودھی صاحب کے، بشیر احمد بلور صاحب کے، عبدالاکبر خان صاحب، منور خان، جاوید خان عباسی اور میرے۔ سر، اجازت کے ساتھ، یہ صوبائی اسمبلی ایک عرصہ سے ECNEC کی طرف سے صوبہ خیبر پختونخوا کیلئے اعلان کردہ وزیر اعظم پاکستان کے اہم منصوبہ سی آر بی سی لفٹ کینال کو ایجنڈا پر نہ لانے کا گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے کیونکہ دہشت گردی کے خلاف فرنٹ لائن صوبہ خیبر پختونخوا گزشتہ کئی سال سے نہ صرف سخت مالی مشکلات کا شکار ہے بلکہ صوبہ میں گندم کی فراہمی پر نہ صرف اربوں کی سبسڈی دینے سے اضافی شرح سود بھی برداشت کرتا ہے۔ چونکہ اس غریب صوبہ کے خزانے پر بوجھ ہے، وزیر اعظم کے اعلان پر پورے صوبے میں جہاں ان کا خیر مقدم کیا، وہاں صوبے کے منتخب اسمبلی نے بھی ان کو خراج تحسین پیش کیا لیکن اب ایک مخصوص طبقہ کے مفادات کی وجہ سے اس عظیم منصوبے کو التواء میں رکھ کر سازش کی جارہی ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وزیر اعظم اپنے اعلان کے مطابق اس سال اس عظیم منصوبے کو ECNEC سے منظور کرانے میں اہم کردار ادا کریں اور اس عظیم منصوبے پر فوری تعمیر کیلئے باقاعدہ افتتاح کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات کرلوں۔

Mr. Speaker: The motion before-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، میری ریکویسٹ ہے کہ حکومت بھی اس بات کو سنجیدگی سے لے رہی ہے اور Sincere اور Interested ہے کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے تو ہم اس حکومت کے ہاتھ اور مضبوط کرنے کیلئے اگر اس میں ایک امنڈمنٹ لائی جائے کہ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ اس مسئلے کو سی سی آئی میں لے جائے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر، حکومت کیسے حکومت سے مطالبہ کر سکتی ہے؟ ہم نے تو Already مطالبہ کر دیا ہے اور سی سی آئی کا-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ-----

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں بات سنیں، تو حکومت ہی لے جائے گی نا سی سی آئی میں، تو ہم لے جائیں گے نا، تو اس میں تو میرے خیال میں حکومت حکومت سے مطالبہ کرتی ہے، وہ کیسے ہو سکتا ہے؟

Mr. Speaker: The motion before the House is that the joint resolution moved by the honourable Members, Ministers may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ما لہ یو منٹ را کړئ جی۔

جناب سپیکر: یو منٹ جی، ثاقب خان! یو منٹ۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی موٹر گاڑی مجریہ 2011 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Muhammad Zamin Khan, to please move that the Provincial Motor Vehicle Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2011 may be passed.

Mr. Muhammad Zamin Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the Provincial Motor Vehicle Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2011 may please be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Provincial Motor Vehicles Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2011 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا دھماکہ خیز مواد مجریہ 2011 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Explosives (Amendment) Bill, 2011 may be taken into consideration at once. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Explosive (Amendment) Bill, 2011 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Explosive (Amendment) Bill, 2011 may be taken into

consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1, 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1, 2 may stand parts of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Clauses 1 and 2 stand parts of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا دھماکہ خیز مواد مجریہ 2011 پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage stage’: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Explosive (Amendment) Bill, 2011 may be passed.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Explosive (Amendment) Bill, 2011 may be passed

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Explosives (Amendment) Bill, 2011may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ مجریہ 2011 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Amendment) Bill, 2011 may be taken into consideration at once.

Mr. Israrullah Khan: Thank you, Sir. Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Amendment) Bill, 2011 may be taken into consideration at once.اس میں عبدالاکبر خان کی امنڈمنٹ ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Amendment) Bill, 2011 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': since no amendment-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، میری اس میں ہے نا۔

جناب سپیکر: کدھر ہے، یہ اس پہلے والے میں نہیں ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، کلاز 2 میں میری امنڈمنٹ ہے نا۔

جناب سپیکر: ابھی تو پہلی کلاز ہے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا سر۔

Mr. Speaker: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Clause 1 stands part the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment in sub section (1) of Clause 2 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Section 120 (b), in sub section (1) as referred in Clause 2 of the Bill, para 1 may be deleted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in para 2 of sub section (1) of Clause 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that para 2 of sub section (1) of Clause 2 of the Bill may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'. کیا آپ پاس نہیں کروا رہے ہیں؟ Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Para 2 of sub section (1) of Clause 2 of the Bill stands part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ مجریہ 2011 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Now Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Amendment) Bill, 2011 may be passed.

Mr. Israrullah Khan Gadapur: Thank you, Sir. Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Amendment) Bill, as amended, may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Amendment) Bill, 2011 may be passed with amendment moved by Mr. Abdul Akbar Khan? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendment moved by the honourable Member. The sitting is adjourned till 10:00 AM-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب، زما هغه خبره پاتے شوه، ما له موقع را کړئ۔

جناب سپیکر: دا به سبا اوکړو کنه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره Important خبره ده جی۔

جناب سپیکر: هں؟ اوس خو هسے هم ټول هاؤس پاخیدلو، لاړو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، د لوډ شیډنګ------

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 am of tomorrow morning.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 26 اپریل 2011 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)